



بلوچستان صوبائی اسمبلی

کارروائی اجلاس

منعقدہ چھارشنبہ سورہ ۱۸۔ اپریل ۱۹۹۷ء مطابق ۲۶ رمضان المبارک ۱۴۲۷ھ

نمبر فمار	مندرجات	صفحہ نمبر
۱	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	
۲	ڈاکری کالج پیشین میں ہرگز میثیر افراد کی آمد و خدا خدرا فائزگز بجان بخی ہو پولیسکریپٹ محبوب تباہ بھلکنے والے مفتر.	
۳	علیٰ قوہرست میں درج سوالات اور انکے جوابات۔	
۴	رخصت کی درخواستیں۔	
۵	تحریک اسلامی نمبر ۲، منجیٹ میڑپلز اللہ خان جمالی دیگر معزز اکیون رہہ سلسلہ ایم پی ایکٹریک وہ تحریک الموارد نمبر ۱۰: سبائب۔ مردانہ شہاد اللہ خان زبردی۔	
۶	(ا) تحریک الموارد نمبر ۱۰: سبائب۔ مردانہ شہاد اللہ خان زبردی۔ (ب) سلسہ خضدار، پاعبان اور کہر کے عوام کی زینتوں کی دوڑوں کے تھام	۱۳۴۲
۷	تحریک نمبر ۱۰: منجیٹ میڑپلز شاہوں ای ویگر معزز اکیون رہہ سلسلہ ایم پی ایکٹریک سرکاری کارروائی بڑائے قانون سمازی۔ مسودات قوانین کا پیش کیا جانا۔	۱۳۴۹
۸		۱۵۷

وچستان صوبائی اس سبیل کا جلاس

موافق ۱۹۹۰ء، اپریل مطابق ۱۴۷۹ھ، رمضان المبارک نائلہ ۲۰ بروز چهارشنبه

زیر صدارت

اس پیکر جناب محمد اکرم بلوچ، تین بجکر بیس منٹ شام منعقد ہوا،

تمادت قرآن پاک اور ترجمہ

مولوی عبدالمتین آنخوندزادہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَنِ الرَّجِيمِ ۝ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا
أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا ۝ وَنَذِيرًا ۝ وَدَاعِيًّا إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُّنِيرًا ۝
وَبَشِّرُ الْمُؤْمِنِينَ بِأَنَّ لَهُم مِّنَ اللَّهِ فَضْلًا كَبِيرًا ۝ وَلَا يُنَطِّعُ الْكُفَّارُ وَالْمُنْكَرِقِينَ وَمَنْ
أَذَا هُمْ دُوَّلُوا وَلَقُنْيَ باللَّهِ وَكِيلًا ۝ ۝

ترجمہ:- اسے بھائی ہم نے تحریک کو بھیجا ہی بنا نیوالا اور خوشخبری سنانے والا اور درانے
والا، اور بلانے والا اللہ کی طرف اس کے حکم سے اور چکتا ہوا چڑاغ، اور خوشخبری
سادے یا ہالن والوں کو کہ ان کے لئے اسی خدا کی طرف سے بڑی بزرگی، اور کامت مان
منکروں کا اور دھایاں والوں کا اور تھوڑے اکھاستا اور بھروسہ کر اللہ پر باراثت بس ہی کام بنا نیوالا

نواب محمد اسلم رئیسیانی ۔۔۔ (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر۔ آپکی اجازت سے میں اپک پوائنٹ آف پرنسل ایکسپلینیشن پیش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب اسپیکر ۔۔۔ تلاوت قرآن کے بعد اب مولانا نور محمد صاحب ایک تنزی قلیداد پیش کریں گے۔

نواب محمد اسلم رئیسیانی ۔۔۔ جناب اسپیکر! میں نے آپ سے روپ نمبر ۱۰۰ کے تحت پرنسل ایکسپلینیشن کی اجازت پا ہی نہیں۔

جناب اسپیکر ۔۔۔ مولانا نور محمد صاحب تنزی قرار داد پیش کریں۔ اس کے بعد آپ بات کریں۔

مولانا نور محمد (وزیر بلدیات) بسم اللہ الرحمن الرحیم ۝ جناب اسپیکر! بلوچستان صوبائی اسمبلی کا یہ ایوان گورنمنٹ ذگری کلچ پیشیں میں جرم پیشہ افراد کی۔

۴

اندھا دھنڈ نارنگ کے تیجہ میں قابل احترام پروفیسر سید محبوب شاہ کی شہادت
کے واقعہ پر رنج و غم اور تشویش کا اظہار کرتا ہے اور مزید پر کہ پروفیسر حضرات
لکی رہائی کے بارے میں حکومت سے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ پیشین کے واقعہ میں
موٹ مجرموں کو جلیز جلد گرفتار کر کے عبرت ناک سزادے نیراس واقعہ میں
اغو ہونے والے اساتذہ کو برآمد کرے۔

یہ ایوان اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے کہ وہ ان کی روح کو ابدی سکون اور
تنکے اہل خاندان کو پہ ناگہانی صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

جناب اسپیکر! - نواب محمد اسلم رئیسیانی صاحب بھی اسی سلسلہ میں
اپنی قرارداد پیش کریں۔

نواب محمد اسلم رئیسیانی! - بسم اللہ الرحمن الرحيم - جناب اسپیکر!
میں اس معزز ایوان سے درخواست کر رہا ہوں کہ پیشین کالج کے پچھر سید محبوب
شاہ کی ہلاکت پر تعزیتی قرارداد پاس کی جائے اور ان کی روح کو ایصال ثواب پہنانے
کے لئے دعا کی جائے شکریہ۔

جناب اسپیکر۔ مولانا صاحب تشریف لار کرو علئے مغفرت کریں۔
(علئے مغفرت کی گئی)

جناب اسپیکر۔ نواب محمد سلم رئیسانی صاحب اپنی دفاعت کریں۔

نواب محمد سلم خان رئیسانی۔ جناب اسپیکر۔ میں آپ کے توسط سے پر شل ایکسپلینشن کرنا چاہتا ہوں کہ وزیر صحت صاحب نے فرمایا تھا کہ میں نے مادری زبان کا جو بل ایوان میں پیش ہوا تھا کی مخالفت کی تھی حالانکہ وزیر صحت اس دن ایوان میں موجود نہیں تھے۔ جناب اللہ امیں نے بخواہاظ استعمال کئے تھے وہ یہ تھے کہ میں اس کی بھرپور حمایت کرتا ہوں تاہم اگر وہ ہوتے تو اس بات کو نہ اچھا لئے کہتے ہیں ایک آدمی بھاگ رہا تھا اس کے پیچھے دوسرا آدمی بھی بھاگ رہا تھا بھرے آدمی نے کہا اسے کیا ہو گیا ہے اس نے پوچھا بھائی کیا ہاتھ ہے کیوں بھاگ رہے ہو وہ کہتے تھا یہ میرا کان لے گیا ہے وہ کہتے لگا تم پہلے اپنا کان سنبھالو شاید کوئی نہیں لے گیا۔ لہذا پہلے آدمی دیکھ لیتا ہے کہ کس نے مخالفت اور کس نے حمایت کی ہے۔

ڈاکٹر عبد الملک (وزیر صحت) خاب اسپیکر۔ مجھے اجازت ہے کہ اس سلسلے میں کچھ وضاحت کروں ہے ۔

نواب محمد اسلام ریسیانی ۔ نہیں خاب قauda کے تحت اس پر بحث نہیں کر سکتے ۔

سردار شناور اللہ خان زہری ۔ رواز کے تحت اسیبلی کے اندر باہر سے کوئی چیز بھی نہیں لائی جاسکتی ۔ جمع کر بہاں کوئی پانی بھی نہیں پی سکتا ہے لیکن بہاں مولوی صاحب نے اپنے ساتھ لاطھی لائے ہیں ہم ڈرنے پڑے پہ لاطھی کہیں نہیں مارنے کے لئے تو نہیں ہے ۔

میر جان محمد خان جمالی ۔ خاب اسپیکر! پہ کون سے مولوی صاحب ہیں ہیں تو کوئی لاطھی دکھانی نہیں دیتی ۔

۶

سردار شاہزاد خان زہری :- مولوی خونی صاحب کے ساٹھ ہے۔

نواب محمد اسلم ریسائی - جناب اسپیکر امیں ایک بڑا ہم مسئلہ آپکے
گوش گزار کرنا چاہتا ہوں۔ پرسوں شام چھ بجے پولیس ہڈ کوارٹرز کے سامنے سادہ
کپڑوں میں ملبوس پولیس نے راستہ بند کیا تھا پس پھیس منت ہٹک راستہ بند تھا
انہوں نے شہر پوں کو مارا پیٹا بھی سردار طاہر خان لوئی صاحب صوبائی وزیر بھی وہاں
گزر رہے تھے۔ جناب والا! اگر ہماری ڈپلینڈ فورس راستہ روکے تو ہمیں ایک
عاصمہ شہری سے گلخیں کرنا چاہئے۔

جناب اسپیکر - آپ بیٹھ جائیں۔

مسٹر سعید احمد ہاشمی - (وزیر قانون) جناب اسپیکر! کس خاطر کے تحت
یہ کہا جا رہا ہے؟ (قطعہ کلامی)

نواب محمد اسلام ریسیانی ۱۔ میری گزارش ہے کہ جہول نے پھر کت کی ہے ائمہ خلاف انکو اوری کرائی جائے اور ضد بیٹھے کے مطابق کارروائی کی جائے۔

جناب اپیکر ۲۔ اب واقعہ سوالات ہے۔ پہلا سوال میر جان محمد خاں جمالی صاحب کا ہے:-

۱۷۴ میر جان محمد خاں جمالی ۳۔

لیا وزیر آپا شی و بر قیات از راه کرم مطلع فرمائیں گے کہ کیھر تر زہر کی بمالی کے منصوبے پر اب تک کسترد کا ہوا ہے نیز کیا اس قومی منصوبہ کی تکمیل کی تاخیر پر متعلقہ آفسران کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے۔

اگر جواب نفی میں ہے۔ تو وجہ بلالی جائے اور اس قومی منصوبہ کی تکمیل کی تاخیر کا ذمہ داری کس پر عائد ہوتی ہے۔

سید عبدالرحمن آغا : (وزیر آپنی ویرفیات)

۱۵۔ جنوری ۱۹۹۰ تک کیر حضرت بر کمال کا تقریباً ۲۰ فیصد کام مکمل ہو چکا ہے
 دسمبر ۱۹۸۱ء میں اس سکیم پر کام کا آغاز ہوا۔ جس کی مدت تکمیل دو سال ہے۔ شروع
 میں اس منصوبے پر کام کی رفتار سست رہی۔ لیکن مناسب دباؤ کے تحت ٹھیکے
 دار زمین کی کھدائی کے لئے۔ مزید مشیری لے آیا۔ اور پھر دو ماہ سے کام کی رفتار میں
 تسلی بخش اضافہ ہوا ہے۔ کام کی رفتار میں مزید اضافہ کے لئے ٹھیکے دار پروزور پا جاتا
 ہے چونکہ ایسی تکمیل کے اندر ہو رہا ہے۔ اس لئے کسی آفیسر کے خلاف
 کسی قسم کی کارروائی کرنے کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔ اگر ٹھیکپڑار کی کوئی ہی کے باعث
 اس منصوبے کی تکمیل میں تاخیر ہوئی تو معاملہ میں موجود وقایات کے تحت ٹھیکپڑار کے
 خلاف کارروائی کی جائیں گے۔

میر جان محمد خان جمالی : - جناب اسپلیکر! موقع پر پیش رفت ہو رہی ہے

میں نے دیکھا ہے اب لگے سوال پر چلتے ہیں۔

جناب اپنے کردار - اگلا سوال بھی میر جان محمد خان جمالی صاحب کا ہے۔

۱۸۳۔ میر جان محمد خان جمالی،

کیا وزیر آپشاہی و بر قیات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا درست ہے کہ ماسوائے جعفر آباد اور تمبوا اضلاع کے بلوچستان کے تقریباً تمام دیہاتوں میں بجلی کی فراہمی کی جا رہی ہے؟

(ب) اگر جزو الف، کا جواب ثابت میں ہے تو جعفر آباد اور تمبوا کے اضلاع میں بجلی کی فراہمی نہ کرنے کی کیا وجہ ہے۔

وزیر آپشاہی و بر قیات۔

(الف) فی الوقت بلوچستان کے تمام اضلاع میں دیہات کو بجلی کی فراہمی کا حکام و فاقی حکومت کی نامناسب پالیسی کی وجہ سے التواجد میں پڑا ہوا ہے۔

(ب) جواب جزو الف میں دیا جا چکا ہے۔

وزیر آپیاشی و برقيات

جناب والا! ایوان کے تمام ارکان کو نامناسب روپ کے بارے میں

معلوم ہے اور اس کا پتہ بلوچستان کے ہر فرد کو ہے جیسا کہ وفاقی حکومت نے ناجائز و باوڈال رکھا ہے۔ بھلی فراہم کرنے کے لئے ۵۲۳ گاؤں کی فہرست صوبائی حکومت نے وفاقی حکومت کو بھیجی۔ جس میں تمام ممبران کی ایکجیہ شاہیں تھیں چاہے وہ پیلنگ پارٹی کا تھا ہے یا آئی کا آئی بھی آئی کا تھا۔ مساوی انداز میں تقسیم کیا گیا مگر اس پر علی درآمد روک کر وفاقی حکومت نے پہنی طرف سے نوازشات کا عمل شروع کیا۔ اور اس ناجائز تقسیم کی وجہ سے یہ معاملہ التواہ میں پڑا ہوا ہے۔

میر صابر علی بلوچ - (پہنچی سوال) جناب والا! بجاۓ جواب دینے کے معذز وزیر صاحب پوری تفریض فرمائے ہیں۔ انہوں نے یہ گاؤں بھلی فراہم کرنے کے لئے کس Criteria کے تحت تقسیم کئے ہیں؟

وزیر آپیاشی و برقيات - جناب والا! میں نے صرف بعتر آباد

اور تمبو کا ذکر نہیں کیا بلکہ میں نے تمام ممبران کے ساتھ نامناسب روپیہ کا ذکر کیا ہے اور بار بار یقین دھانیوں کے بعد ان پر عمل نہیں کیا اور گذشتہ بیس سال سے ایسا ہوا ہے۔ اور نامناسب روپیہ قائم کیا ہے۔

وزیر آپاشی و برقيات ۔ - جناب والا! پر تو بہت اچھی ہات ہے اگر معزز ممبر صاحب کچھ اس بارے میں کر سکتے ہیں تو بسم اللہ کی جائے وہ ہمارے صوبے کا جتنا حق لائیں گے ہم اس کو خوش آمدید کہیں گے۔

میر صابر علی بلوچ ۔ - جناب اسپیکر صاحب - جس طرح مختلف منشیوں نے فرمایا کہ قیدرل گورنمنٹ کی نامناسب پالیسی کی وجہ سے انوار میں پڑا ہوا ہے میں آپکے توسط سے منشی صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ نامناسب روپیہ سے ان کی مراد کیا ہے؟

جناب اسپیکر ۔ - وزیر صاحب جواب دیں ۔

نمبر ۱۹۵ میر محمد ناشم خان شاہوالي۔

کیا وزیر آپا شی و بر قیات از راه کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا پہ درست ہے کہ قبل از بن صوبہ میں آپا شی کے قدیم روایتی طریقہ کاریزات کو موخر کھنے کے لئے سرکاری سطح پر انتظامات کئے ہاتے تھے۔ اور کاریزات کی سالانہ صفائی و مرمت کے لئے بجٹ مختص کیا جاتا تھا۔

(ب) اگر جزو الف) کا جواب ثابت میدے تو اب یہ سلسلہ بند کرنے کی وجہات کیا ہیں۔ تفصیل دی جائے۔

وزیر آپا شی و بر قیات۔

(الف) حکمہ آپا شی و بر قیات کے توسط سے کاریزات کی سالانہ صفائی و مرمت کے لئے قبل از میں کوئی بجٹ مختص نہیں کیا جاتا تھا۔

(ب) جواب جزو الف میں دیا جا چکا ہے۔

میر محمد ناشم شاہوالي ۸۔ - جواب والا (ارضنی سوال) یہ جوابات جلدی

میں پیش کئے گئے ہیں۔ ہم نے اپر پستی سوالات کرنے تھے۔ بوجستان میں ندی نالوں اور کارپڑات سے کی جاتی ہے اور ان ندی نالوں پر بند باندھ دیتے جاتے ہیں۔ جیسا کہ میں نے پتے سوال میں کہا ہے کہ حاجی تھر کے قرب جوار میں چھوٹی چھوٹی ندیاں ہیں اور ندیوں کی وجہ سے پوری تحصیل کی آبادی کو خطرہ ہوتا ہے۔ اس سلسلے میں وزیر صاحب سے گزارش ہے کہ جو ندیاں ناٹری سے اس طرف بہتی ہیں۔ ان پر بند باندھنے پارخ ہٹانے کے لئے کوئی قدم اٹھائیں گے۔

وزیر آپاشی و بر قیات ۱۔ جناب والا! جیسا کہ ندیوں پر کچے گندھے باندھ کا کام ہے وہ تو لوگ اپنی مدد آپ کے شخت اور باہمی مشورے سے کرتے ہیں اور اس میں ہمارا ملکہ رکاوٹ نہیں یافتہ ہے اور اس چیز کو بھی صوبائی حکومت مرکز حکومت سے کہے گی کہ ترقیاتی اسکیجات میں شامل کر دیا جائے۔

میر محمد ہاشم شاہ ولی ۱۔ جناب والا! میں نے تودفانی حکومت کے پارے میں کوئی ہات نہیں کی ہے۔ اس وقت دریائے ناٹر کی پرد پنجھہ بند باندھ گئے ہیں ایک غازی ویر کے نام سے اور دوسرا مٹھری ویر کے نام سے ہیں اور ان

سردست کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوا ہے۔ اور اس پر حکومت کے کروڑوں روپے خرچ ہوئے ہیں وہ بھی پانی کے نظر ہو گئے ہیں اور وہاں کئی دیگر ندیاں نہیں ہیں جن پر بند باندھ کر زمین کو آباد کیا جاسکتا ہے۔ اور وزیر موصوف اس بارے میں کہتے ہیں کہ مجھے علم نہیں ہے۔ اور جو لوگ اپنی مدد آپ کے تحت بند باندھنے کا کام کرتے ہیں اس کا ذکر کیا ہے دریائے ناری سے جوندیاں نکلتی ہیں وہ تو زیادہ ہیں ان کو حکومت وقت ہی بند کر سکتی ہے اور وہاں پر بند باندھ سکتی ہے یا ان کا دوسرا طرف رخ موڑنے کے لئے حکومت اقدام اٹھائے گی۔

جناب اپنیکر - وزیر آپیاشی جواب دیں۔

وزیر آپیاشی و برقيات۔ جناب والا! غازی ايرلنچشن اسکیم کی بات ہوئی ہے اور یہ پہلی حکومت کے دور میں بنائی گئی ہے یہ سلط اپ ہو گئی ہے کیونکہ پانی سلط بہت لاتا ہے۔ اور اب اس کی صفائی پر پانچ کروڑ روپے کا اندازہ لکھا یا جاتا ہے اور دوسرا بات یہ کہ ندیوں کا رخ موڑنا ہم اس پر غور کریں گے۔ اور کابینہ کے سامنے پہ مسئلہ رکھیں گے۔

میر صابر علی بلوچ ۴۔ جناب والا اکیا وزیر صاحب نے ان اسکیحات کے لئے کوئی فیز بلیٹی نہائے ہیں یادہ اپنی طرف سے یہ بات کر رہے ہیں۔ اگراندازہ لگایا ہے تو کتنا خرچ آتا ہے کیا یہ دفاتری حکومت پا صوبائی حکومت برداشت کرے گی۔

وزیر ابہاشی و بر قیات ۱۔ جناب والا جو خرچ آتا ہے اس کا اندازہ لگایا جاتا ہے۔ میرے پاس تمام اسکیحات کی تفصیل موجود ہے جن میں سے چند کے متعلق میں بتا دیتا ہوں۔

- تمیر بولان ڈیم ۱۔ ساڑھے سات کروڑ روپے۔
- بند عاجی شہر ۲۔ سات کروڑ روپے۔
- پختہ بند پری ۳۔ پانچ کروڑ روپے۔
- پختہ بند کب ۴۔ پانچ کروڑ روپے۔
- پختہ بند لوئی گز ۵۔ پانچ کروڑ روپے۔
- ری ماؤنٹنگ غانی ۶۔ پانچ کروڑ روپے۔

ایرانی گیشن اسکیم۔

ان اسکیمات پر اتنا خرچ آتا ہے پہ ہمارے بس میں نہیں ہے اس کے لئے بھی وفاقی حکومت کو کہیں گے خلا کرے وہ ایسیں دیدے اہم کل قائم اسکیمات پر کام شروع کر دیں گے۔

جناب اسپیکر۔ اگلا سوال بھی میر محمد ہاشم شاہوانی صاحب کا ہے۔

۱۹۸۔ میر محمد ہاشم شاہوانی

کیا وزیر آبپاشی و برقيات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ
(الف) کیا یہ درست ہے کہ حاجی شہر تحریصیل بھاگ ناری اور قرب و جوار
کے دیگر علاقوں میں عوام کو آبپاشی کے سلسلے میں انتہائی شدید مشکلات کا
سامنا ہے۔

(ب) اگر ہزار (الف) کا جواب ثابت میں ہے تو ان سنگین مسائل کے
حل کے لئے حکومت کیا مخصوصہ بندی کر رہی ہے۔

وزیر آبپاشی و برقيات۔

(الف) دریائے ناظری پر حاجی شہر و سب تحصیل بالاناظری کے قرب و جوار میں آبپاشی کا رائج طریقہ کاراب بھی بکال ہے اور عوام دریائے ناظری کے مخصوص مقامات پر کچے گنڈے سے باندھ کر راہنمی زمینوں کو سیراب کر رہے ہیں۔

(ب) دریائے ناظری پر پختہ سپلایہ بندات کی سیکھیوں پر کشہر قم درکار ہوتی ہے جو کہ صوبائی حکومت کے مالی وسائل سے بعد ہے بھر حال ہو بائی حکومت ہر ممکن کوشش کر رہی ہے کہ سپلایہ پانی کو آبپاشی کے استعمال میں لانے والی اسکیمات کے لئے وفاقی حکومت کے ذریعے بیرونی ممالک اور دوست ممالک سے امداد حاصل کی جائے۔ چنانچہ تحصیل بالاناظری کے قرب و جوار کے علاقوں میں آبپاشی کے فروغ کے لئے مندرجہ ذیل سکیمات دس سالہ پروگرام ۱۹۹۰ء تا ۲۰۰۵ء کے تحت وفاقی حکومت کو رقم فراہم کرنے کے مجوزہ پروگرام میں شامل کی گئی ہیں۔

۱۔ تعمیر بولان ڈیم۔ ۲۔ تعمیر پختہ بند حاجی شہر۔ ۳۔ تعمیر پختہ بند ایری

۳۔ تعمیر پختہ بندلوں کے ۵۔ تعمیر پختہ بند لو لا فی گس ۶۔ تعمیر پختہ بند مانگی
۷۔ ری ماؤنگ فاٹس اری گیشن سکیم ۸۔ تعمیر پختہ بند اُن تم اپ گیشن سکیم
و تعمیر پختہ بند جلال خان۔

جناب اسپیکر ۱۔ کوئی ضمنی سوال ۔؟

میر محمد ہاشم شاہ ولی ۱۔ جناب اسپیکر آپ کے توسط سے گزارش ہے
کہ جیسا کہ وزیر موصوف بھی جانتے ہیں کہ بلوچستان میں آبپاشی کے روایتی اور
قديم طریقے ہیں۔ ان میں کارپڑات ہیں۔ اس کے لئے پچھلے چند سالوں سے حکومت
نے کوئی رقم مختص نہیں کی ہے اور نہ کسی اور طریقے سے رقم دی ہے اور بلوچستان
میں زمین داری کا انحصار کارپڑات پر پاد بیگ بندات پر ہے۔ کیا موجودہ حکومت
اس کے لئے بجٹ میں رقم مختص کرے گی۔

جناب اسپیکر ۱۔ ذیر آبپاشی و برقيات جواب دیں۔

وزیر آبپاشی و برقيات ۱۔

جناب اسپکٹر! اس سلسلے میں صوبائی حکومت بڑی ولپیسی سے کام کر رہی ہے۔ کیونٹ میں اس پر بحث ہوئی ہے اور بلوچستان میں کاریزات کا سروے واپڈا کرے گا اور اس سلسلے میں کچھ حصہ پہلے سچنوار بھی منعقد کیا گیا اور اس کے اپنے اثرات سرتب ہونے پڑے میں میں امید کرتا ہوں کہ جب بھی واپڈا سروے مکمل کرے گا صوبائی حکومت اس پر سنجدگی سے غور کرے گی۔ اور استعداد کے مطابق رقم اے ڈی پی میں مختص کرے گی۔

نواب محمد اسلام ریسمنی ۲۔

(ضمی سوال) جناب والا! جیسا کہ وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ قبل ازین کاریزات کے لئے بحث میں کوئی پیسہ مختص نہیں کیا جاتا تھا لیکن میں آپ کو بتا دیتا ہوں کہ اس کے لئے اسے سی اور ڈی کی کے پاس قند ہوتا تھا اور وہ ضرورت کے مطابق علاقے میں کاریزات کے لئے دینتے تھے اور یہ قند باقاعدہ دیا جاتا تھا۔

وزیر آبپاشی و برقيات ۳۔

حکومت کی طرف سے محکمہ آبپاشی کے توسط۔

نہیں دیا جاتا تھا کسی اور تو سط سے یعنی اسے سکی اور ڈی سی کی جانب سے دیا جانا
تھا تو اس کا مجھے علم نہیں ہے۔

میر محمد ہاشم شاہ ولی ۱۔ جناب والا اس وقت ملکہ ایریگیشن نے والی

چار بندات باندھے ہیں لولائی گرد بند تاج رو دینی بند غازی و پر اور عینٹھڑی دیسر کیا
حکومت ان کی تجھداشت کے لئے کوئی عملہ رکھنے کا رادہ رکھتی ہے یا نہیں۔

وزیر آبپاشی و برقيات ۱۔ آپ اپنا فتنی سوال دوبارہ دہرائیں۔

محمد ہاشم شاہ ولی ۱۔ یہ جو بندات آپ نے تعمیر کئے ہیں فی الحال ان کی

تجھداشت اور سنبھالنے کے لئے کوئی آدمی نہیں ہے۔ کیا آپ انکی دیکھ بھال
کے لئے کوئی آدمی رکھیں گے یا نہیں کیونکہ ان پر کروڑوں روپے خرچ ہوئے
ہیں۔

وزیر آبپاشی ۲۔ جناب والا پہ تو تعمیر نہیں ہوئے ہیں اگر تعمیر ہونگے تو اتنا فرع

آنے گا۔

محمد ہاشم شاہوائی ۱۔ جناب والا! یہ تعمیر ہو چکے ہیں۔ تاج روڈ پنی بندلوالائی بندیہ مکھل نہیں میٹھڑی و پر بالکل مکھل ہے غازی و پر بالکل مکھل ہے۔ اور پرے خیال میں تاج روڈ پنی پر ستر لاکھ روپے خرچ ہوئے ہیں اس کا باقی تھوڑا سا کام رہتا ہے اس طرح لو لا لی سگز پر بھی وہ تو نین سال سے مکھل ہے ان کی نگہداشت کیلئے کوئی آدمی یعنی بپل دار وغیرہ نہیں رکھا گیا ہے۔

وزیر آبپاشی ۲۔ یہ آپ نے نیا سوال اٹھایا ہے اس کے بارے میں میں پوچھ کر آپ کو بتاؤں گا۔

میر محمد ہاشم شاہوائی ۳۔ جناب والا! آپ نے فرمایا کہ کوئی بند تعمیر ہوا نہیں ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا لو لا لی بند اور دوسرے بند کی لشاند ہی میں کہ رہا ہو کہ بندات تعمیر ہو چکے ہیں۔

وزیر آپیاشی ۱۔ جناب والا خازی ایگریشن اسکیم اپ سبٹ ہو لہے خراب
ہو چکا ہے اب اس پر چوکپار رکھ کر کیا کرنا ہے؟

میر طفر اللہ خان جمالی ۱۔ جناب والا امیر اضمنی سوال یہ ہے کہ وزیر موصوف
نے یہ اپا ہے کہ جتنے بندات ہیں۔ اور ان کیلئے ان کے پاس پیسے تھیں ہیں انکا
انحصار و فاقی حکومت کے فنڈز پر ہے۔ وفاقی حکومت کے ساتھ انہوں نے دلے
ہے اچھے تعلقات بنایا رکھے ہوئے ہیں۔ کیا مجھے وزیر موصوف پر بتا سکیں گے کہ
ان بندات پر آیا صوبائی حکومت بھی کچھ خرچہ کر سکتی ہے۔ اگر کر سکتی ہے تو کتنے
بندات باندھ سکتی ہے مرکز پر انحصار کیسے بغیر۔

وزیر آپیاشی ۲۔ اس کے لئے آپ تجویز پیش کریں جو ضروری ہیں اس پر ہم
سب مل بیٹھ کر کریں گے۔ آپ ہمیں گام پید کریں۔

میر طفر اللہ خان جمالی ۱۔ جناب والا علاقہ کا ایم پی اے اشم شاہوانی

ہے نسٹر آغا صاحب ہیں اس پر میں کہے تجویز دے سکتا ہوں۔ بہتر ہو گا کہ یہ بات آپ ان سے پوچھیں۔ ان کی ترجیحات کیا ہونگی۔

مسٹر صابر علی بلوچ ۔ جناب والا میں ایک منت لوں گا۔ خنا وala! اس سے پہلے سیشن میں ہم نے قاعدہ ایوان سے عرض کیا تھا کہ آپ اپنے وزراء کی جو غلط اسٹیمٹ ہیں ان کو نوٹ کریں اور جناب والا! اسیکر صاحب آپ بھی نوٹ کریں۔

وزیر قالون و پارلیمنٹ امورہ ۔ ربواںٹ آف آرڈر! جناب والا! میر موصوف کس نکتہ پر کھڑے ہیں کیا پر سن! ایکسپلینیشن پر کھڑے ہیں یا کسی ضمنی سوال پر کھڑے ہیں وہ کس چیز پر بات کردے ہیں؟

میر صابر علی بلوچ ۔ جناب والا میں پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑا ہوں۔ اصل میں یہ کہتا چاہتا ہوں کہ معزز رکن نے اس وقت اس بات کو ثابت کر دیا کہ نام لیکر کے فلاں فلاں بندات کی تغیری ہوئی ہے۔ لیکن وزیر متعلقہ نے اس سے

پہلے کہا تھا کہ پہ بندات تمپر نہیں ہوئے ہیں۔ اس سے ثابت ہوا کہ مسٹر صاحب نے
غلط بیانی سے کام لیا۔ ۔

جناب اپنیکر! ۔ یہ غلط بیانی نہیں ہے ۔

میر صابر علی بلوچ! ۔ جناب والا مسٹر صاحب کو ہر بات میں فیڈرل گورنمنٹ
پر نکتہ پیشی کرنا تو آتی ہے وہ اپنے ڈیپارٹمنٹ اور اپنے لوگوں کو کنٹرول نہیں کر سکتے
ہیں۔ میں پھر عرض کر رہا ہوں انکے نوسط سے کہ آپ کیسے کہنے ہیں کہ فیڈرل گورنمنٹ
تعاون نہیں کرے گی۔ آپ لوگوں کے جانب مانع آپ لوگوں کی پرستی نو کریں
آپ لوگوں کی سفارش پر ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

جناب اپنیکر! ۔ آپ یہ ضمنی سوال پوچھ رہے ہیں یا اور کوئی چیز پوچھ رہے
ہیں؟ ۔

میر صابر علی بلوچ! ۔ وہ غلط بیانی سے کام نہیں ۔

جناب اسپیکر ۸۔ انہوں نے غلط بانی سے کام نہیں لہا ہے۔

اگلا سوال میر جان محمد خان جمالی کا ہے۔

۲۶ میر جان محمد خان جمالی۔

کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) آیا یہ درست ہے کہ واسار (M.C.S.) کے موجودہ نیجیگ ڈائریکٹر اس

(الف) سے پہلے واساریں پر اجیکٹ انجمنز تھے۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب ثابت ہے تو کیا یہ بھی درست ہے کہ متعدد
مالی اور انتظامی بے قاعدگیوں اور بد عنوانیوں کے الزامات پہلو پر پر اجیکٹ انجمنز
کے خلاف اٹی کر پیش کو با قابلہ انکو امری سونپی گئی تھی۔ اور اس انکو امری کا رقم
۱۰۴) نمبر ۸۸ کیوں ہے۔ اور اسی دوران موجودہ (M.D) واسار کو وہاں

تبدیل بھی کیا گیا تھا۔

تاکہ اس کے بعد واساریں کوئی بد عنوانی نہ کر سکے اور وہ کچھ حصہ

مک م upholی بھی رہا۔

(ج) اگر جزویت کا جواب اثبات میں ہے تو بتایا جائے کہ اس انکوارٹی کا کیا نتیجہ برآمد ہوا۔ اگر انکوارٹی اب تک جاری ہے اور آفیسر مذکورہ بینہ کو پیش کئے اور امامت سے برالذمہ قرار نہیں دیا گی تو اسے والپس تبدیل کر کے اور ترقی دے کر واسا کا پنجنگڈا ریکٹر کس قانون کے تحت اور کیوں مقرر کیا گیا ہے اور یہ انکوارٹی کی سال گند جلتے کے باوجود مکمل کپوں نہیں ہوئی۔

میرزا الفقار علی مگسی (مشیر فضوبہ بندی و فرنیات)

جناب والا! میرزا گزارش ہے کہ اس سوال کو اگلے سیشن کیلئے رکھ لیا جائے۔ میں اس سوال کا جواب اگلے سیشن میں دونگا اور ممبر کی پوری پوری تسلی کرائی جائے گا۔

جناب اسپیکر : - سوال نمبر ۲۶ کو اگلے سیشن کے لئے رکھا جاتا ہے۔

اگلا سوال نور محمد صراف کا ۲۸۰ نمبر۔

۲۸۰ مسٹر نور محمد صراف۔

کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ
سال ۱۹۸۸-۸۹ کے دوران صوبہ کے کم کم تحصیل / ضلاح میں
کل کتنے ترقیاتی کام مکمل / جاری ہیں اور ان پر کل کس قدر لاغت آئی ہے
تفصیل دی جائے۔

میر ذوالفقار علی مگسی مشیر منصوبہ بندی و ترقیات۔

سال ۱۹۸۸-۸۹ کے دوران صوبہ میں ترقیاتی کاموں کے لئے مبلغ ایک ہزار
چھ سو نو سے اعشار پر چار سو نو میں روپے (۱۶۹۰،۳۰۹) کی رقم مخصوص کی گئی
تھی جس سے کل ۰.۸ منصوبوں پر کام کیا گی جس کی ضلع و تفصیل حسب ذیل ہے
نیشنل فلٹ کام مکمل / جاری ترقیاتی منصوبوں کی تعداد مختص شدہ رقم (میں میں)

۱ - چانسی	۹	۱۰۴۸۸
۲ - ڈیرہ بگٹی	۱۱	۲۰۵۰۰
۳ - گوادر	۱۲	۲۱۱۲۶
۴ - جعفر آباد	۱۳	۵۸۱۹۲۳
۵ - سکھی	۱۵	۳۷۳۳۵

نېرشار قىلغۇ كانم مىھىل/چارى ترقا تى مىضوبۇن كى تعداد مىخىن خەر قىمۇن مىن

۳۵۶۷۱۰	۲۵	۶ - قىلات
۳۹۵۸۱۳	۱۸	۷ - خاران
۳۲۵۳۷	۲۲	۸ - خىدار
۲۲۵۱۷۱	۲	۹ - كۈلۈ
۱۳۵۰۰	۱۱	۱۰ - قىرسىف اللە
۳۱۵۸۱۵	۲۶	۱۱ - سېيلەر
۳۱۵۸۵۵	۲۰	۱۲ - لورالائى
۱۶۵۸۲۶	۱۲	۱۳ - چىڭگۈر
۳۱۵۸۰۳	۲۱	۱۴ - چىشىن
۲۱۵۹۰۹	۹۸	۱۵ - كۆئەتە
۳۹۵۹۹۸	۲۶	۱۶ - سېتى
۸۶۱۵۶	۱۲	۱۷ - تېبو
۳۹۵۳۲۹	۲۳	۱۸ - تىرتىت
۲۱۵۵۱۹	۲۰	۱۹ - شوب

بُرئَةِ خارجی فلمع کا نام مکمل/چاری ترقیاتی منصوبوں کی تعداد شخص شور قم (ملین میں)

۳۶۴۳۲۲

۱۸

- نیارت

۸۹۷۴۹۹۶

۱۶۱

صوبائی سطح کی اسکیمیں

صوبائی سطح کی اسکیمیں میں پرائمری، مڈل اور ہائی سکولوں کے اجراء کی اسکیمات، بیانادی مرکز صحت و ہی صحت مرکز، شہری دیپھی کو نسلوں کے لئے امداد کی اسکیمات بھی شامل ہیں جن میں سے ہر فلمع کو اس کا حصہ دیا گیا ہے۔

جناب اپنے یکرہ - کوئی فضنی سوال ؟

مسٹر نور محمد صراف ۱۔ جناب والا! میرا فضنی سوال ہے کہ کیا وزیر موصوف بتائیں گے کہ فلمع کو مرکز کی تفصیلی دی گئی ہے۔ کوئی شہر میں چاری اسکیمات کتنی ہیں اور کتنی اسکیمات مکمل ہوئی ہیں۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ۱۔ جناب والا! میرا موصوف کو ملزوم سوال کیسی تو میں اس کا جواب دے سکتا ہوں۔ ۸۹ اسکیمات کی تو میرے پاس ہر وقت تفصیل نہیں ہے۔

جناب اپنیکردا۔ اگلے سوال مولانا محمد اسحاق خوستی کا ہے۔

۳۶۵ مولانا محمد اسحاق خوستی

کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راه کرم مطلع فرمائیں گے کہ
 (الف) کیا یہ درست ہے کہ کوئی نثار و بتابور الائی روڈ کی حالت انتہائی
 ناگفۃ ہے ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب ثابت میں ہے تو کیا حکومت اس روڈ کی
 تعمیر و مرمت کے لئے کوئی اقدام اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر نہیں تو وہ ہملای
 جائے ۔

میر ھمایوں خان مری۔ وزیر مواصلات و تعمیرات۔

ثروب تابور الائی بر است مرغز کبڑے یہ شنگل روڈ ہے۔ اور اس کی مرمت
 مر II۔ اور روڈ سے ہوتی ہے۔ گذشتہ II۔ ہد سڑکوں کی مرمت کا پروگرام
 آئی چھے سالیں۔ سی منظور کرتے ہیں گذشتہ سال ۱۹۸۹ء کے دوران اسکی

گریننگ کے لئے کوئی رقم مخصوص نہیں کی گئی ہے۔ اس کے باوجود مکمل موافقات و تعمیرات گذشتہ سال اور اس سال تین چار مرتبہ اس روڈ کی گریننگ کروائی گئی۔

جناب اپیکر ۱۔ جی مولانا خوستی صاحب۔

مولوی محمد اسحاق خوستی۔ جناب اپیکر! وزیر موصوف نے کوئی تباہی کا شکریہ نہیں کیا۔ وہ شنگل روڈ بتا ہے۔ وہ شنگل روڈ نہیں ہے۔ وہ پختہ روڈ ہے جو دوبارہ خراب ہو چکا ہے۔

وزیر تعمیرات و مواصلات۔ جناب اس کے لئے میں خود مولانا حافظ کے ساتھ ہاؤں گا اور جہان پر جو کچھ ہے اس کے لئے ہم نے پی۔ اینڈ ڈیپارٹمنٹ کو کہا ہے وہ ہمیں دیں گے اور ہم ان پر عملہ ادا کریں گے۔

جناب اپیکر ۱۔ جی عبدالحمید صاحب۔

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی ۱۔ جناب اپسیکر امیر اضمنی سوال یہ ہے کہ جو اسے ٹور روڈ کے متعلق وزیر موصوف کہتے ہیں کہ آئی۔ جی۔ ایف۔ سی والے روڈ پکیلئے بحث مہیا کریں گے۔ فرض کریں کہ وہ ایسا نہیں کرتے ہیں ہماری صوبائی گورنمنٹ کی اس سلسلے میں کوئی ذمہ داری ہے یا نہیں۔ اے۔ ٹور روڈ کا مطلب کیا ہے۔ اس کی وضاحت کی جائے اور صوبائی حکومت کی طرف سے انکی مرمت پکیلے کیوں رقم مختص نہیں کی جاتی۔ کیا اس بات کی وزیر موصوف وضاحت فرمائیں گے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات ۲۔ جناب اپسیکر (انگلی مشیننس maintenance) پکیلئے بحث آئی۔ جی۔ ایف۔ سی والے شخص کرتے ہیں اور ابھی دیتے ہیں یہ ان سے تعلق رکھتا ہے ہم سے نہیں رکھتا ہے۔ لیکن اس کے باوجود ہم نے دو تین دفعہ ان روڈوں کی گردی نگ کی ہے۔ اب ہم نے ان سے بات کی ہے۔ انہوں نے وعدہ کیا ہے کہ وہ ہمیں بحث دیں گے۔ پر بار ڈرائیور یا ز ہیں انکی مستولی کرتے ہیں

جناب اپسیکر ۱۔ اگلا سوال مولانا فیض اللہ صاحب پیش کریں۔

۲۔ مولانا فضل اللہ آخوندزادہ

کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راه کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ مواصلات و تعمیرات نے پنجوڑا اور سبی کے ایکسینوں (۱۵۰۰) کو ایک ہی نوعیت کے الزام میں معطل کر دیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ دونوں ایکسینوں میں سے ایکسین (۱۵۰۰) پنجوڑ کو بلا کسی انکو اُری بحال کر دیا گیا ہے۔ جبکہ ایکسین (۱۵۰۰) سبی زیر انکو اُری ہونے کی وجہ سے تاحال معطل ہے۔

(ج) اگر چڑوا الف و ب) کا جواب اثبات میں ہے تو اسی وجہ کیا ہے کہ ایک ہی نوعیت کے الزام میں معطل شدہ دو ایکسینوں میں سے ایک کو بلا کسی انکو اُری کی بحال کر دیا جائے۔ جبکہ دوسرا ایکسین (۱۵۰۰) اب تک معطل ہے اپنے کیوں ہوا تفصیل دلی جائے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات۔

(الف) درست ہے۔

(ب) نکد منصوبہ بندی و ترقیات کے تفصیلی نوٹ کے ویرے سے ایکسین پنگر کو بحال کیا گیا ہے اور ایکسین بھائی کے خلاف تا حال انکو اُری رپورٹ موصول نہیں ہوئی ہے۔

(ج) ایکسین پنگر کے خلاف منصوبہ بندی و ترقیات نے تفصیلی چھان بین کرنے کے بعد آفیسر مجاز (Authorised Campant Authority) کے حکم کے بعد ذکورہ ایکسین کو بحال کیا۔ جبکہ ایکسین بھائی کے خلاف انکو اُری مقرر ہوئی تھی۔ انکو اُری رپورٹ تا حال موصول نہیں ہوئی۔ ایکسین بھائی کے ساتھ بھی زیادتی نہیں کی جائے گی۔ چونکہ ایکسین بھائی کے خلاف انکو اُری آفیسر مقرر ہو چکا ہے۔ اس لئے تفصیلی نوٹ کی ضرورت نہیں انکو اُری رپورٹ موصول ہوتے ہی۔ ضروری کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

مولانا فیض اللہ اخوندزادہ:- جناب اسپیکر امیر اکونٹنی سوال نہیں ہے

جناب اسپیکر:- اگلا سوال سردار محمد خان پاروزی صاحب کا ہے۔

بیان ۳ سردار محمد خالد بارفروزی

کیا وزیر پبلک ہیلتھ انجنئرنگ از راہ کرم مطلع فرمائی گے کہ
 (الف) کیا یہ درست ہے کہ میرے ایک سوال نمبر ۸۴ کے جواب مرح
 ۴۶/۴۶/۸۹ کو اس اپوان میں سوال میں مذکورہ مسئلہ کا ازالہ ممکن ہوئے اور رسول
 اسلام پر کے ذریعے جلد کارروائی کرنے کی تیزی دہانی کراں گئی تھی۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ عرصہ سات ماہ گذرنے کے باوجود مذکورہ
 مسئلہ کے سلسلہ میں کوئی پیش رفت نہیں ہوا ہے اور یہ غفلت سراسر
 بینیتی پر مبنی ہے۔

(ج) اگر جزو (الف و ب) کا جواب ثابت میں ہے تو مذکورہ مسئلہ کا
 اب تک ازالہ نہ کرنے کی وجہات کیا ہیں اور اس غفلت کی ذمہ داری کس پر
 حاصل ہوتی ہے نیز کیا حکومت اس مسئلہ کی ازالہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے
 اگر ہاں تو کی مقررہ تاریخ بتلانی جائے۔

مولانا عبد السلام وزیر پبلک ہیلتھ انجنئرنگ

یہ درست ہے ۔

یہ درست نہیں ہے ۔

ذکورہ مسئلہ کا ازالہ کیا جا چکا ہے ۔

سردار محمد خان باروزی (ضمنی سوال)

جناب اپسیکر، میں آپ کے توسط سے مولانا صاحب سے یہ پوچھو نਹیگا کہ یہ درست ہے یہ درست نہیں ہے یہ درست ہے اور اس کا ازالہ ہو گیا ہے ۔ یہ سب کا سب نادرست ہے اور میں آپکے توسط سے پہ عرضی کروں گا کہ یہ سوال اپنے نمبر بدلتے اب ۲۲ آیا ہے ۔ اس کا جواب ۲۲ جون ۱۹۸۹ء کو دیا گیا تھا ۔ اس درمیان میں کبھی ناجائز لکھشن ٹھیک کیا گیا اور کبھی نادرست کو درست کیا گیا اور درست کو نادرست کو دیا گیا ۔ تنازعہ گزرتے کے بعد بھی ناجائز لکھشن اپنی جگہ پڑھے ۔ آپنے اس الیوان کے قلور پر فرمایا ہے کہ اس کا ازالہ کیا جا چکا ہے ۔ جناب اس کا ازالہ نہیں کیا جا چکا ہے اور میں اس سلسلے میں آپ سے عرض کروں گا کہ یہ سوال بدلت کر الیوان میں آتا رہا ہے اس اہمی کے اندر میں ذاتی طور پر سمجھتا ہوں کہ پہ تفہیع اوقات ہے ۔ ایک سوال ہوا اور دو فتحیان اس کے اوپر ہوئیں مسئلہ حل ہو جانا چاہیے تھا، لیکن ۲۲ جون ۱۹۸۹ء

سے یہ مسئلہ اب تک جوں کا توں ہے۔ اب میں اس سلسلے میں یہ عرض گزارش کروں گا جسے آپ میرا ضمنی سوال ہے جسکے پس منظر میں میں نے یہ تائین کیں کہ ڈھانی دن کیلئے یہ کنکشن صیح بجگہ پر ریسٹور (Restour) کیا گیا تھا۔ آپ کی توسط سے مولانا صاحب کی اطلاع کیلئے عرض ہے کہ ڈھانی دن کے بعد وہاں آپ کے مکمل کام اور پیسر (Overseer) امام اللہ جاتا ہے اور سیخ کے ایس۔ ایچ۔ اور ۰. ۵۔ ۰۴ کو اپنے ساتھ لے جاتا ہے اور اس ناجائز کنکشن کو ریسٹور کیا جاتا ہے۔ جناب والا اصرف ڈھانی دن کے اندر مولانا صاحب سے میں ٹرے دکھ کے ساتھ گزارش کروں گا، علماء کرام کے لئے ہمارے دل میں ٹرے نرم گوشے ہیں۔ ہم انکی بڑی حضرت کرتے ہیں لیکن مجھے اس گستاخی کے ساتھ کہنا ٹرے سے گا کہ اگر اس طریقے سے آپ کی وزارت چلتی رہی اور آج بھی آپ اس وزارت پر بیٹھنے کا اخلاقی جواز کھو بیٹھنے ہیں۔ اس لئے کہ اس ایوان کے اندر آپ فرماتے ہیں کہ اس کا ازالہ ہو چکا ہے جبکہ اس کا ازالہ نہیں ہو چکا ہے جناب اپنیکرہ مولانا صاحب سے میں ضمنی سوال پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس قسم کی کارروائیوں کے بارے میں خصوصاً نئے مکمل ہیں، ان کا ذاتی رد عمل کیا ہے؟

وزیر پیپریک یا ڈھانچیرنگ:- اس کے بارے میں جو آپنے بتایا تھا کہ

کلکشن کاٹی نہیں گئی ہیں۔ بھار سے پاس اسکا ازالہ کرنے کا ثبوت موجود ہے۔ آپ میرے
چیزیں آکر اسے دیکھ سکتے ہیں۔

جناب اپیکر ।۔ جی باروز نی صاحب۔

سردار محمد خان باروز نی ।۔ جناب اپیکر امیں تو نہیں سمجھا کہ مولانا صاحب
نے کیا فرمایا۔ بھر حال انہوں نے ایک مرتبہ فرمایا کہ اس کا ازالہ ہو چکا ہے۔ وہ سو
مرتبہ ہی کہیں گے۔ میں پوچھتا ہوں کہ اس سلسلے میں آپکا ذاتی رد عمل کیا ہے۔ میں بھی
آپکے ساتھ گاڑی میں چلتا ہوں ناجائز کلکشن بدستور ہے۔

وزیر پلک ہمیلتھا نجیت نگاہ ।۔ جناب اپیکر ناجائز کلکشن کاٹنے کا
سلسلہ جاری ہے۔ اس سلسلہ میں جہاں ضرورت ہو انتظامیہ سے بھی مدد لی جاتی ہے

سردار محمد خان باروز نی ।۔ جناب اپیکر امولانا صاحب کی بات میں نہیں سمجھا۔
بات جہاں ہے وہیں موجود ہے۔ جناب ایسا کیوں ہوا۔ آئندہ کے لئے اس کے ازالہ

پہلے کوئی تجویز ہے۔ کیا وزیر صاحب اپنی وزارت کا کام کسی اور سے کرتا ہے ہیں۔

میر صابر علی بلوچ ۱۔ جناب اسپیکر! کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ جو بڑے دیا جا چکا ہے کہ درست ہے نادرست ہے اور مذکورہ مسئلہ کا ازالہ کیا جا چکا ہے اگر انحصاری کرنے کے بعد یہ بات ثابت ہو گئی کہ اس کا ازالہ نہیں کیا جا چکا ہے تو پھر اس وزیر موصوف کیا کارروائی کریں گے؟

وزیر پبلک ہمایہ نجیہر نگ ۱۔ اگر لکشن دوبارہ لگایا گیا ہے تو معلومات کی جائیں گے اور کات دیا جائیگا۔

نواب محمد امداد ریسani ۱۔ (ضمی سوال) جناب اسپیکر! کیا وزیر موصوف یہ بتانے پسند فرمائیں گے کہ اگر ان کے علم میں آجائے کہ خلاں جگہ پر غیر قانونی لکشن ہے تو ان کا کیا رد عمل ہو گا؟

جناب اسپیکر ۱۔ مولوی صاحب نے ابھی بتایا کات دیا جائے گا۔

میر طفر اللہ خان جمالی - جناب اپسیکرہ! میری گذارش یہ ہے کہ مولانا صاحب اپنی عقل کے زور پر جواب دے رہے ہیں یا وہاں سے چیزیں آ رہی ہیں؟

جناب اپسیکرہ - اپنے زور پر دے رہے ہیں۔

میر طفر اللہ خان جمالی - جناب والا بادشاہ سے چیزیں آ رہی ہیں۔ آپ کے دامن سے اور یہ اسمبلی کے آداب کے خلاف ہے۔ تاہم اس سوال کے ضمنی سوال کے طور پر گذارش کروں گا کہ قائد ایوان وزیر موصوف اور میر صاحب جہاں کے درمیان رائے میں پکسوںی نہیں ہے۔ جناب والا بادشاہ اسمبلی / ایوان کی کمیٹی دو یا سرکنی کمیٹی بنائیں گے تاکہ اس کا ازالہ کیا جاسکے۔

وزیر پیلک ہملا تھا بھینہنگ :- اصل بات یہ ہے کہ پیلک ہملا تھا بھینہنگ ڈپارٹمنٹ کی بات نہیں ہے بلکہ یہ سلسہ میرے خیال میں پہلے سے چل رہا تھا پہ کنکشن لوگوں نے آج نہیں لئے بلکہ پہلی گورنمنٹ سے پہ سلسہ چلا آ رہا ہے۔ ہم نے بہت سے کنکشن

کاٹے اور ہم نے ہدایت بھی کی ہے کہ انتظامیہ ناجائز کنکشن جو بھی تھا آپ وہ کاٹنے ہیں میں اس کی نشان دہی کروں گا۔ پہ لوگوں نے یہ کنکشن آج خوب لیا ہے پہ بہت مدت سے لیا ہوا ہے ہم عوام کی بہتری کیلئے لکار ہے میں اور ناجائز کنکشن کاٹ دیں گے

سردار شنا اللہ خاں زہری - (ضمی سوال) میں مولانا صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے ایسا کرنے کنکشن کاٹے ہیں؟ انہوں کہا کہ وہ کنکشن کاٹ دیں گے۔

وزیر سپاک ہمیلتھ انجینئرنگ - میرے خیال میں اگر آپ بتائیں گے تو میں معلوم کر کے آپ کو بتاؤں گا کہ کتنے کنکشن ہیں۔ میں بتاؤں گا کہ میں نے اتنے کنکشن کاٹے ہیں۔

میر جان محمد خاں جمالی - جناب اسپلائر صاحب میرا لوائیٹ آف آرڈر پر ہے کہ میری گزارش ہے ایک کیلی اگر تشکیل دی جائے۔ جس سے یہ کنکشن کاٹنے پاکٹو ایسیں گے۔

میر طفر الدّ خان جمالی :-

جناب اپنے کردار میں اپنے اخلاقی فتنی سوال یہ ہے کہ
کیا مولوی صاحب فریش لکشن بھی کامیاب گے۔ فریش لکشن کے باعث میں اکا
کیا خیال ہے اسے وہ کامیاب گے پار ہونے دیں گے؟ (قطعہ کلامیاں)

میر صابر علی بلوج :-

جناب اپنے صاحب۔ اس کامٹ چھائٹ کے بیچ میں
مولانا صاحب اس سے پہلے کہ کسی بے گناہ کا لکشن کاٹ دیں میں یہ کہنا اپنافروض
سمحتا ہوں کہ مونا صاحب آپ عالم دین ہیں آپ پہتر بھتے ہیں میں نے اسلام کو اسلامی
نہیں کیا لیکن یقیناً آپ اسلام کو بہتر بھتے ہیں تاہم اسلام ابک محل دین ہے اسیں اسکا ذکر
ہو گا کہ جو منصب آپ کو دیا گیا ہے۔ اسلامی طریقہ کے تحت اپنے فرائض کی بجا اور اگر
یعنی طریقے سے نہیں ہو سکتی ہے تو آپ کو اس منصب سے علیحدہ کر دینا چاہیے۔ (دعا خاتم)

جناب اپنے کردار :- یہ اس سے متعلق نہیں صابر صاحب آپ بیٹھے۔

وزیر پلک ہمیلتہ انجیتہ مرنگ :- جناب والا اب میں اس کا جواب دے رہا ہوں

جناب اسکرپٹ ۱۔ اس سے کوئی تعلق نہیں مولانا صاحب آپ بھی بیٹھ جائیں
اگلے سوال نور محمد صراف کا ہے ۔

نام۔ ۲۸۱۔ مسٹر نور محمد صراف۔

پیاوڈ پر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ
سال ۱۹۸۸-۸۹ اور ۱۹۸۹-۹۰ میں صوبہ کے کن کن تحصیل / اضلاع میں
آبتوشی اسکیوں کے کل کتنے کامیاب زناکام ٹوب ویلوں پر کسر کام مکمل ہوا
ہے اور کسر کام باقی ہے نیز مذکورہ آبتوشی اسکیوں پر کسر کام لاغت آئی
ہے۔ تفصیل دی جائے ۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ۔

ٹوب ویلوں برائے سال ۱۹۸۹ء جو کہ حکمرانی، ایچ، ای نے
نصب کئے ہیں ان کی تفصیل حسب ذیل ہے ۔

نمبر شمار	نام اسکیم	کامیاب کام	سال تحریص	ضلع	لگت	کوئٹہ
۱	پلاک آبوزشی اسکیم	کامیاب	۱۹۸۸-۸۹	کوئٹہ	۱۴۰۰	پلین
۲	تورک	"	"	چشم	۵۰۹	"
۳	پرانا سرنا	"	"	چشم	۵۰۸	گھستان
۴	پتاوبیانزی	"	"	چشم	۱۰۰	"
۵	چوہل صاحب خان	نام	"	خاران	۱۹۰	"
۶	برشو آبوزشی اسکیم	کامیاب	"	خاران	۱۸۵	"
۷	طولاڑی	"	"	"	۵۱۶۵	"
۸	توہک	"	"	"	۱۰۰	"
۹	بیسم	"	"	"	۱۶۸	"
۱۰	خاران شہر	نام	"	دالبندیں	۱۶۲	چاغی
۱۱	زروہ چاہ	"	"	کامیاب	۰۸۵۷	"
۱۲	دالبندیں	"	"	قلات	۰۲۰	قلات
۱۳	بنجھ خستندون	"	"	کوئٹہ	۰۵۰	"

نمبر شمار	نام اسکیم	کامپیوٹر نام	اسال	تحصیل	ضلع	لگت
۱۳	کوتووال آئینو شی اسکیم	کامیاب	۱۹۸۸-۸۹	کوئٹہ	کوئٹہ	کوئٹہ ۲۵۰، ۰، میں
۱۴	بڑیک کالونی	"	"	"	"	" ۵۰۰ " ۰ " "
۱۵	شیخ ماندہ	"	"	"	"	" ۱۵۰ " ۰ " "
۱۶	شنسکولی	"	"	"	"	" ۱۵۰ " ۰ " "
۱۷	چلاک	"	"	"	"	کوئٹہ لورالائی ۱۵۰ " ۰ " "
۱۸	شوب	"	"	"	"	" ۲۲ " ۰ " "
۱۹	شوب	"	"	"	"	" ۲۲ " ۰ " "
۲۰	"	"	"	"	"	" ۲۲ " ۰ " "
۲۱	"	"	"	"	"	" ۲۲ " ۰ " "
۲۲	"	"	"	"	"	" ۲۲ " ۰ " "
۲۳	حسن زئی	"	"	"	"	لورالائی ۲۲ " ۰ " "
۲۴	مختصر	"	"	"	"	" ۵ " ۰ " "
۲۵	دیرہ گان	"	"	"	"	" ۵ " ۰ " "
۲۶	رکھنی	"	"	"	"	" ۵ " ۰ " "

نمبر شمار	نام اسکیم	نہاد ملک	سال	تحصیل	صلح	لگت
۲۷	سوراپ آئندو شی اسکیم کامیاب	سوراپ	۱۹۸۸-۸۹	قلات	دے د. طین	
۲۸	جعگل پیر علیزی	"	"	پشین	دے د.	
۲۹	محداخان گلستان	"	"	گلستان	دے د.	
۳۰	چلیمی و اڑ سپلائی اسکیم	"	"	چلیمی	میتو	میتو
۳۱	طاهر کوت آئندو شی اسکیم	"	"	طاهر کوت	چمچی	د."
۳۲	چفتر	"	"	چفتر	"	"
۳۳	کنری آب نوشی بور	"	"	کنری	"	۱۶۱
۳۴	لامدھی	"	"	لامدھی	"	"
۳۵	گوری	"	"	گوری	میتو	۰۶۲۵
۳۶	چھلیر آئندو شی اسکیم	نام	"	چھلیری	تر بت	۰۶۲۵۰
۳۷	پستی	کامیاب	"	پستی	گوادر	"
۳۸	بلوچ آباد	"	"	بلوچ آباد	تر بت	۰۶۰۶۵
۳۹	شاہرگ	"	"	شاہرگ	میڈا	"

نمبر شمار	نام اسکیم	کامپیاپ کام	سال	تحصیل	صلع	لاگت
۳۰	گوادک آبتوشی اسکیم	کامپیاپ	۱۹۸۸/۸۹	شاہرگ	تریت	۵۰۰۰ را میں
۳۱	"	"	"	"	تریت	"
۳۲	نظر آباد	"	"	"	"	"
۳۳	سولوبند	"	"	"	"	"
۳۴	چاہ میر	"	"	"	"	"
۳۵	آئکو منٹیشن پنجور	پنجور	۵۰	پنجور	"	"
۳۶	شاہ پور والر سلائی بور	"	"	"	"	"
۳۷	کلی الاس	الاس	۱۵	کوئٹہ	۱۵	"
۳۸	سو نیپانی ڈام	ڈام	"	بیله	"	"
۳۹	پینگل فارم ولیج	خضدار	"	"	"	"
۴۰	کنزاج آبتوشی اسکیم	"	"	"	"	"
۴۱	لارڈس مل	نوشکی	"	"	"	"
۴۲	قادر آباد	"	"	"	"	"

نمبر شمار	نام اسکیم	کامیاب نام	سلہ	تحصیل	ضلع	لاگت
۵۳	نوك جو آبنو شمی اسکیم	کامیاب	۱۹۷۸-۷۹	نوشکی	نونگی	۱ دا مین
۵۴	عیسیٰ چاہ	"	"	"	"	"
۵۵	کلی ناصران	کوئٹہ	"	"	"	"
۵۶	ترد خان	دال بندپن	"	"	"	"

محکمہ سپلائی یونیورسٹی گلگت نے جو ۱۹۷۹-۸۰ء کے حفیہ

نمبر شمار	نام اسکیم	کامیاب نام	تحصیل	ضلع	لاگت
۱	خضدار آبنو شمی اسکیم	کامیاب	خضدار	خضدار	۱۹۷۹ء مین
۲	نوك جوہ	"	"	"	"
۳	ضیا زادہ	"	"	"	"
۴	کھان	"	"	"	"

نمبر شمار	نام اے کیم	کامیاب ناکام	تحصیل	ضلع	لاگت -
۵	وہ پر آنوشی اسکیم	کامیاب	خضدار	خضدار	۲۳۰ میں در
۶	غازی خشکابہ	"	سبتی	سبتی	" ۱۲۰ "
۷	زند علی	"	ڈھادر	چچی	" ۲۳۰ "
۸	مل گشکوری	"	کامیاب	سبتی	" ۰۲۳۰ "
۹	پلاک	"	کوئٹہ	گوئڑہ	" ۰۲۳۰ "
۱۰	سراغرگ	"	"	"	" ۰۲۳۰ "
۱۱	میال غنڈی	"	"	"	" ۰۲۳۰ "
۱۲	لوڑی دکان	"	بوری	لورالائی	" ۰۲۳۰ "
۱۳	ڈینی	"	"	"	" ۰۲۳۰ "
۱۴	بلاؤ لہری	"	لہری	چچی	" ۰۲۳۰ "
۱۵	ڈیرہ بگٹی	"	ڈیرہ بگٹی	ڈیرہ بگٹی	" ۰۲۳۰ "
۱۶	ڈیرہ بگٹی	"	"	بمو	" ۰۲۳۰ "
۱۷	کودار	"	"	چھر	" ۰۲۳۰ "

نمبر شمار	نام اسکیم	کامپیوٹر نام	کامپیوٹر	ضلع	لگت	نمبر شمار
۱۸	شکرخان غلام ابرار کنٹونوشنل اسکیم	کامپیوٹر	سبئی	سبئی	۰۳۰۰۰۰۰۰۰	مین
۱۹	سکتی	سکتی	سکتی	سکتی	۰۳۰۰۰۰۰۰۰	"
۲۰	دشت گوان	دشت گوان	دشت گلات	دشت گلات	۰۳۰۰۰۰۰۰۰	"
۲۱	سلی شاہوری	سلی شاہوری	نامام	نامام	۰۱۱۰۰۰۰۰۰	"
۲۲	زرو عبد الدلہ	زرو عبد الدلہ	کامپیوٹر	کامپیوٹر	۰۳۰۰۰۰۰۰۰	"
۲۳	کوہک	کوہک	کوہک	کوہک	۰۶۲۳۰۰۰۰۰	"
۲۴	مل شاہوری	مل شاہوری	مل شاہوری	مل شاہوری	۰۶۱۳۰۰۰۰۰	"
۲۵	مستونگ	مستونگ	مستونگ	مستونگ	۰۶۲۳۰۰۰۰۰	"
۲۶	رندک	رندک	رندک	رندک	۰۶۲۳۰۰۰۰۰	"
۲۷	مرکنال چلپیکس	مرکنال چلپیکس	چنگکور	چنگکور	۰۶۲۳۰۰۰۰۰	"
۲۸	و شیود	و شیود	و شیود	و شیود	۰۶۲۳۰۰۰۰۰	"
۲۹	ساری کوان	ساری کوان	نامام	نامام	۰۶۲۳۰۰۰۰۰	"
۳۰	پھلپری	پھلپری	گوادر	گوادر	۰۶۲۳۰۰۰۰۰	"

نمبر شمار	نام اسکیم	کامیاب نام	تحصیل	ضلع	لاگت
۳۱	گوال پرم سلیمان آبنوشی اسکیم	ناماں	پنگور	پنگور	۰۶۲۳۰ دین
۳۲	گوال	"	پشین	پشین	۰۷۲۳۰ دین
۳۳	کلی الاس	"	"	"	۰۷۲۳۰ دین
۳۴	ذالبندین	ناماں	چاغنی	والبندین	۰۷۲۳۰ دین
۳۵	علام حسان	"	بلہ	اسبیلہ	۰۷۲۳۰ دین
۳۶	اوچل ٹاؤن	"	اوچل	کامیاب	۰۷۲۳۰ دین
۳۷	گوڑھ عبدالرحمن	"	بلہ	"	۰۷۲۳۰ دین
۳۸	گندھار جاگیر	ناماں	"	"	۰۷۲۳۰ دین
۳۹	بلہ ٹاؤن	کامیاب	"	"	۰۷۲۳۰ دین
۴۰	پیر فدائی چاکر خان	"	"	"	۰۷۲۳۰ دین
۴۱	علام صادق	ناماں	"	"	۰۷۲۳۰ دین
۴۲	کلی علی احمد	"	کوئٹہ	کوئٹہ	۰۷۲۳۰ دین
۴۳	کچھ بیگ	کامیاب	"	"	۰۷۲۳۰ دین

نمبر شمار	نام اسکیم	کامیاب ناکام	تحصیل	ضلع	لاکت
۲۷	محمد گورام آبتوشی اسکیم	کامیاب	منگر	قلات	۰۶۲۳۰ د. مین
۲۸	بور	"	"	پشین	۰۶۲۳۰ د. "
۲۹	میز کی	"	"	"	۰۶۲۳۰ د. "
۳۰	در منگر گرد	"	"	قلات	۰۶۲۳۰ د. "
۳۱	چمن	"	"	پشین	۰۶۲۳۰ د. "
۳۲	مستونگ	ناکام	مستونگ	قلات	۰۶۲۳۰ د. "
۳۳	مستونگ روڈ	"	"	"	۰۶۲۳۰ د. "
۳۴	ملک یاطو شاہ	"	"	تربت	۰۶۲۳۰ د. "
۳۵	سورگ بازار	"	"	"	۰۶۲۳۰ د. "
۳۶	نصر آباد	"	"	"	۰۶۲۳۰ د. "
۳۷	عینز کی	"	"	"	۰۶۲۳۰ د. "
۳۸	بال بیانہ	"	"	"	۰۶۲۳۰ د. "
۳۹	تور خیل	"	"	پشین	۰۶۲۳۰ د. "
۴۰	کوک دشوت	ناکام	تربت	تربت	۰۶۲۳۰ د. " ۵۸

نمبر شمار	نام اسکیم	کامیاب (۱۴۳)	تحصیل	ضلع	لاگت
۵۸	تابٹ آہنوشی اسکیم	کامیاب	ڈھاڑر	چجھی	۰۳۰۶۰۰ ملین
۵۹	لندی کھسو = " "	"	مشکاف	"	۰۳۰۶۰۰ "
۶۰	شووان = " "	"	ڈھاڑر	"	۰۳۰۶۰۰ "
۶۱	حاجی کوڑا بچھانی = " "	"	بارکھان	لوڑالائی	۰۳۰۶۰۰ "
۶۲	خاران شهر = " "	"	خاران	خاران	۰۳۰۶۰۰ "
۶۳	بنی آباد کرم آباد = " "	"	کوئٹہ	کوئٹہ	۰۳۰۶۰۰ "
۶۴	بٹ مندرانی = " "	"	ڈیرہ بگٹی	بگٹی	۰۳۰۶۰۰ "
۶۵	جنگیاں = " "	"	خاران	خاران	۰۳۰۶۰۰ "
۶۶	احدون = " "	ناکام	زیارت	زیارت	۰۳۰۶۰۰ "
۶۷	مشکاف = " "	"	مشکاف	چجھی	۰۳۰۶۰۰ "
۶۸	کھشان = " "	"	کامیاب	ڈیرہ بگٹی	۰۳۰۶۰۰ "
۶۹	کلی فرزکا = " "	"	پشین	پشین	۰۳۰۶۰۰ "
۷۰	پڑی = " "	"	گندادہ	چجھی	۰۳۰۶۰۰ "

نمبر شمار	نام اسکیم	کامپیوٹر کام	تحصیل	ضلع	لاگت
۱	جھل مگسی آبنوشی اسکیم	کامپیوٹر کام	جھل مگسی	کچھی	۰۰۰۰۰ میں
۲	باہر احمد خان " " ناکام	"	ہڑکھ	"	۰۰۰۰۰ " "
۳	خونجھر کوٹ " " "	کامپیوٹر کام	باہر کھان	لو رالائی	۰۰۰۰۰ " "
۴	بستی قلیان " " "	"	"	"	۰۰۰۰۰ " "
۵	باہر کھانا " " "	"	"	"	۰۰۰۰۰ " "
۶	سرہندی عیشانی " "	"	"	"	۰۰۰۰۰ " "
۷	گلی پھر انی " "	"	"	"	۰۰۰۰۰ " "
۸	بستی دامان " "	"	"	"	۰۰۰۰۰ " "
۹	گلی صافیان " "	"	"	پشین	۰۰۰۰۰ " "
۱۰	نسائی " " نئی	"	"	مسلم باغ	قلعہ سیف اللہ " "
۱۱	بے زی " " "	"	"	"	۰۰۰۰۰ " "
۱۲	راغب اکلنی " " "	"	"	"	۰۰۰۰۰ " "
۱۳	دولت زی " " "	"	"	"	۰۰۰۰۰ " "

نمبر شمار	نام اسکیم	کامیاب ناکام	تحصیل	ضلع	لاگت
۸۲	شمسوئی آہن شی اسکیم	ناکام	پشین	پشین	۰۶۳۰ نر میں
۸۵	چار گل چن	"	چمن	"	۰۹۵۰ نر "
۸۶	"	"	"	"	۰۲۵۰ نر "
۸۷	کلی میال خان زلی	"	"	"	۰۲۳۰ نر "
۸۸	کلی میزٹی	"	"	"	۰۲۳۰ نر "
۸۹	بستی بغاو بحال درانی	"	"	"	۰۲۳۰ نر "
	کل کام ٹوب ویل	۷۳	کل ٹوبویل	۸۹	
	ناکام ٹوب ویل	۱۶			

تحقیصیل ٹوبویل جنکے اوپر کام ہیں ہوسکا۔ ۱۹۸۸-۸۹

نمبر شمار	نام اسکیم	کامیاب	ضلع	سالہ	ل
۱	اور آباد و ائر سپلائی بور	قلات	قلات	۱۹۸۸-۸۹	ل

نمبر خوار	نام اسکیم	کامپیو.	صلع	سال
۱	سنجادی واٹر سپلائی بور	سنجادی	لورالائی	۱۹۸۸-۸۹
۲	کان مہرزی	کان مہرزی	لعل عبید اللہ	"
۳	کان مہرزی	کان مہرزی	"	"
۴	چھوپیر	زیارت	چھوپیر	"
۵	جبری	خشدار	جبری	"
۶	لورالائی	لورالائی	لورالائی	"
۷	لورالائی	"	لورالائی	"
۸	جہاں جہر شہر	"	"	"
۹	ہزار شہر	"	"	"
۱۰	معروف شہر	"	"	"
۱۱	گردی جمل	نو خلی	"	"
۱۲	اوکار	"	"	"
۱۳	پینچہ	قلات	قلات	"

نام اسکیم	کامیاب	ضلع	سال	نمبر شمار
افغان روڈ واٹر سپلائی پور	کوئٹہ	کوئٹہ	۱۹۸۹-۸۰	۱۵
"	لو رالانی	لو رالانی	"	۱۶
"	گلورڈ	گوادر	"	۱۷
"	"	"	"	۱۸
"	ڈیرہ بھٹی	ڈیرہ بھٹی	ڈیرہ فارم ڈیرہ بھٹی	۱۹
"	مسلم باغ	مسلم باغ	قلعہ سیف اللہ آباد	۲۰

۶۵ اسکیمات جنپرا بھی تک ٹیوولی کا کام ہونا باقی ہے ۱۹۸۹-۹۰۔

نمبر شمار	نام اسکیم	کامیاب نام	تحصیل	ضلع	لائلت
۱	کلی محمد حسن	خضدار	ژوران	ژوران	-
۲	پتک	زہری	-	زہری	-
۳	گونجو	-	-	-	-

نمبر شمار	نام اسکیم	کامیاب نام	تحصیل	ضلع	لاگت
۲	سر برنگ	-	-	زہری خفدار	-
۵	کلی یار محمد لوگے	-	-	" "	-
۶	چسپ بلیدا	-	-	بلیدا تربت	-
۷	گوماز لی تپ	-	-	تپ	"
۸	تربت	-	-	تربت	"
۹	سندک	-	-	چاعی دالبندیں	-
۱۰	کلی بازو	-	-	نوشکی نوشکی	-
۱۱	نوشکی	-	-	" "	-
۱۲	شینگ ماندہ	-	-	کوئٹہ کوئٹہ	-
۱۳	دارالعلوم سر کی روڈ	-	-	" "	-
۱۴	کلی صادق آباد	-	-	" "	-
۱۵	کلی محمد حسنی	-	-	" "	-
۱۶	کلی جیبیں	-	-	" "	-

نمبر شمار	نام اسکیم	کار پیمانہ نام	تحصیل	ضلع	لاگت
۱۷	کلی چشمہ جبو جدید	-	کوئٹہ	کوئٹہ	-
۱۸	کلی بیانگری	-	"	"	-
۱۹	لودر چھو	-	زیارت	زیارت	-
۲۰	کلی افضل دامت چمن	-	چمن	پشین	-
۲۱	نگاند	-	"	"	-
۲۲	کلی خوشاب زرغون	-	پشین	"	-
۲۳	کلی ابراہیم	-	"	"	-
۲۴	کلی راز محمد	-	پیزند	قلات	-
۲۵	مرد خسو	-	"	"	-
۲۶	تعل لوگا و سکوی	-	"	"	-
۲۷	پردم	-	پنگور	پنگور	-
۲۸	جت	-	تر بت	تر بت	-
۲۹	کلی شینیان زلی	-	پشین	پشین	-

نمبر شمار	نام اسکیم	کامپیاب ناگم	تحصیل	فلئع	لاگت
۳۰	گلی سگر گلی امپر جان	-	پشین	-	-
۳۱	کلی گورمان	-	=	=	-
۳۲	کلی جبیب زلی سرالا	-	=	=	-
۳۳	سرادان خدا بادان	چنگوڑ	چنگوڑ	-	-
۳۴	آب سر کوسن بازار	تر بت	تر بت	-	-
۳۵	چو جدیدار باب کرم خا	کو رٹہ	کو رٹہ	-	-
۳۶	کلی سر اعلاء آبہو شی اسکیم	-	-	-	-
۳۷	کلی میرانی کیمپ چپک پوٹ	-	-	-	-
۳۸	شیرن آباد	مستونگ	قلات	-	-
۳۹	کنڈاواہ مستونگ	-	-	-	-
۴۰	زہری گھٹ	ذہری	خضدار	-	-
۴۱	جیدر کچھ کلی	-	-	-	-
۴۲	حاجی محمد یوسف نیافت دیالا	پشین	پشین	-	-

نمبر شمار	نام اسکیم	کامیاب نہ کام	تحصیل	مشلع	لاگت
۳۳	کلی حاجی مرتا عازمی	-	پشین	پشین	-
۳۴	والکی پہلوان عبدالکریم	-	=	=	-
۵۵	کلی حاجی خدا نے رحیم	-	=	=	-
۳۶	کلی عززی سرال	-	=	=	-
۲۷	گشگور آواران	آواران	تمہت	-	-
۳۸	پوکوچا	-	خضدار	زہری	-
۳۹	سرتی لوئی	-	دکی	لورالائی	-
۵۰	ڈھاکی دکی	-	=	=	-
۵۱	اچ سلام	-	سبناوی	=	-
۵۲	چمن کالج	-	چمن	پشین	-
۵۳	پارٹہ	-	شوب	شوب	-
۵۴	گودامن	-	بارکھان	لورالائی	-

حاجی نور محمد صراف :- رقصتی سوال کیا وزیر پلک ہیلئنہ انجینئر ٹگ بتانا پسند فرمائیں گے کہ کوئی میں آبیا شی کی کتنی اسکیمیں پر کام ہوا ہے اور کتنی پر جاری ہے؟

جناب اپنیکرہ۔ مولانا صاحب آپ نے تفصیل دی ہے رپڑھنے کی فرم
نہیں۔

حاجی نور محمد صراف :- جناب اسپیکر اس میں کوئٹہ شہر کی تفصیل نہیں ہے

وزیر پبلک ہیلٹھ انجینئرنگ :- آپ نے جو سوال کیا تھا اس کا مفہوم ہے کہ آپ مجھے بتائیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

حاجی نور محمد صراف :- یہ میرا پختنی سوال ہے۔

مولانا نور محمد (ڈریبلیات) میرے خیال میں نور محمد صراف وضاحت کریں کیونکہ

کیونکہ کوئا شہر کے اندر ٹیوب ویل بلڈیات کی ذمہ داری ہے جنکہ کوئٹہ سے باہر یہ
محکمہ پبلک ہیلتھ سے تعلق رکھتے ہیں۔

حاجی اور محمد صراف :- جناب اسپیکر اس میں وضاحت کرنا چاہتا ہوں
جونکہ پورے ضلع کوئٹہ کا پوچھا گیا تھا ابنا اسیں کوئٹہ شہر کا بھی ذکر ہونا چاہیے تھا۔

نواب محمد اسماعیل میسانی :- جواب میں جو تفصیل دی گئی ہے اس کے
مطابق تو برشور کو ضلع خاران اور دالبندیں کو ضلع قلات میں دکھا پا گیا ہے اتنی
زیادہ تفصیل بھی اچھی نہیں ہے۔

میر صابر علی بلوچ :- جناب اسپیکر اس میں جو تفصیل دی گئی ہے کہ
وزیر صاحب بتلامیں گے کہ صخرا نبرد س سیریل نبر پینتا یس پر ٹنگوور میں کیا لکھا ہے
مولانا صاحب ذرا اسے پڑھیں۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ :- مفترض نے جو سوال کیا ہے یہ نے

اس کی تفصیل دے دی ہے آپ خود اسے دیکھیں۔

میر صابر علی بلوچ :- آپ ذرا پڑھ کر بتائیں۔ ایں۔ یہ کیا لمحہ ہے۔ جناب والا اس کا تعلق میری constituency کا نسلی پیشوں سی سے ہے۔

جناب اسپیکر । - صابر صاحب۔ آپ اپنی سیٹ پر جائیں۔

میر صابر علی بلوچ :- آپ کی اجازت سے میں محترم سے ڈسکشن کر رہا ہوں مولانا صاحب سپریل نمبر پینتالیس پڑھ کر سنائیں۔

جناب اسپیکر । - آپ خود تیاری کرو کے آیا کریں۔

جناب اسپیکر । - اگلا سوال۔

۲۸۲ مسٹر نور محمد صراف

کیا وزیر ز کوہہ از را ہ کر مطلع فرمائیں لے گے کہ۔

سال ۱۹۸۸-۸۹ء اور ۱۹۸۹-۹۰ء کے دو نئے صوبہ کے کن کن تھیں اصلاح میں کون کون ندار تیم اور جو اول کو کقدر رقم دی گئی تفصیل دی جائے۔
وزیر ز کوہہ۔

متخصص ز کوہہ ز کوہہ قند سے رقم کی ادائیگی مقایی ز کوہہ کمپیوٹر کرنی ہیں اور صوبائی ز کوہہ انتظامیہ کام کمپیوٹر سے متخصصین میں تقسیم کی جانیوالی رقم کی تفصیل سال کے اختتام پر جائز ہے اس طرح سال ۱۹۸۸-۸۹ء - ۱۹۸۹-۹۰ء کے مطلوبہ کوائف دستیاب ہیں جن کی تفصیل یوں ہے۔

صوبہ بھر کے ۱۱۹ اصلاح کی ۹۵ تھیں کمپیوٹر میں ۲۶۱۶۔ مقایی ز کوہہ کمپیوٹر کام کر رہی تھیں جنکے تو سلطے مجموعی طور پر ۴۵ ہزار ایک سو ٹیکس نادار تیم اور یوہ گان میں مبلغ ۲ کروڑ ۱۵ لاکھ، ۹۶ ہزار پانچ سو ۸۰ روپے کی رقم بطور گراڈ اونڈنس تقسیم کی گئی۔ علاوہ ازین ان کمپیوٹر نے جمیع طور پر ۴ ہزار ۶۰ سو ستمحون افراد کو مستقل بجائی کیلئے مبلغ ایک کروڑ ۴۳ لاکھ، ۹۰ ہزار روپے کی رقم دی۔ جہاں تک سال ۹۰- ۱۹۸۹ء ایمنی ز کوہہ سال ۱۰- ۹۰- ۹۱ء کی تفصیل کا ہے اس سلسلہ میں پہنچا درج ہے کہ ز کوہہ سال ۲۹ ربیان المعلم ۱۳۱۰ کو اختتام پزیر ہوا اس دوران کمپیوٹر کی جانب سے جو رقم متخصصین میں تقسیم کی گئی ہے۔ اس کی تفصیل ان سے حاصل کیا جا رہا ہے۔ لہذا مکمل تفصیل موصول ہونے پر پیش کی جائے گی۔

۲۸۳ مسٹر نور محمد صراف۔

کیا وزیر زکوٰۃ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ
صلح کوڑہ میں زکوٰۃ کمیٹیوں کی تعداد کتنی ہے اور یہ کمیٹیاں کون کون خلق، وارڈ میں ہیں نیز ان
کمیٹیوں کے پیغمبر ملن کون کوئی ہیں اور انکو ماہانہ / سالانہ کس قدر فندہ دی جاتی ہے تفصیل دیا جائے

وزیر زکوٰۃ۔

صلح کوڑہ میں کل ۳۲، ا مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں ہیں جن کی تفصیل نسلک ہے
سال میں دو ششماہی اقساط کے تحت مرکزی زکوٰۃ فنڈ سے بلوچستان صوبائی
زکوٰۃ فنڈ میں رقم منتقل ہوتی ہے۔ اس وقت ایک قسط کی مالیت ۴ کروڑ
۸ لاکھ روپے ہے اور ہر قسط کی ۵۵ فیصد رقم بلوچستان کی کل ۲۶۱۶ ا مقامی
زکوٰۃ کمیٹیوں کو منتقل کی جاتی ہے۔ اس طرح ہر قسط سے صوبہ کی کل ۲۶۱۶ ا مقامی
زکوٰۃ کمیٹیوں کو مبلغ ۴ کروڑ ۸ لاکھ روپے کی رقم منتقل کی جاتی ہے جن
سے صلح کوڑہ کی ۳۲، ا مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کو مبلغ ۱۹ لاکھ ۶۳ هزار ۳ فیصد دی
کی رقم ہر ششماہی میں دی جاتی ہے۔

تفصیل مقامی تکواہ کمپیٹیاں ہائے صلح کوئٹہ

نمبر نام کمپیٹی بعده دنبر تھیں کوئٹہ	نمبر حوالہ دار تھیں کوئٹہ	نمبر ملک غلام محمد کوئٹہ	نام کمپیٹی بعده دنبر تھیں کوئٹہ	نمبر
۳ نام کمپیٹی میں بعد ولادت مکمل پڑتا	۲	۲	۱ نام کمپیٹی بعده دنبر تھیں کوئٹہ	۱
ملک غلام محمد الدین، ولد ملک محمد حسن کھلی غبے زئی۔	پیلوار سکول انونھار	۰۰۱۱۰۰۱	اگرگ	۱
غل آجبلانی ولد محمد محلی سکنہ تیفیع کالونی کھلی احمد خانزئی۔	کیمپیٹی بیگ	۰۰۱۱۰۰۲	احمد خانزئی نمبر	۲
ملک غلام حسین کرر، ولد عبد الرحمن سکنہ کوز پاغ۔	و و و	۰۰۱۱۰۰۳	۱ نمبر	۳
حاجی عبد الحمید ولد زنگی خان لوڈ کاریز سریاب کوئٹہ	و و و	۰۰۱۱۰۰۴	۱ نمبر	۴
علی محمد کرد ولد محمد خازن سکنہ الائس ایم فورس روڈ کوئٹہ در	پیلوار سکول بلبلی	۰۰۱۱۰۰۵	الائس	۵

۱	۲	۳	۴
عازیزخان	میر حمال خان رند ولد منوچان	پچی بیگ	میر حمال خان رند ولد منوچان
پیلس کاریزات	سلکه کلی بر و سریاپ کوئٹہ	بیلی	غلام جیدر ولد ملک کرم خان
تیچھے زنی	سلکه لہڑی گیٹ سستھی روڈ کوئٹہ	و پنجابی	حاجی غوث بخش ولد پیر بخش
چشمہ اچھری	سلکه کلی سروار بنی بخش پنجابی	بیلی	حاجی محمد نعیم ولد حاجی محمد عظیم
چشمہ نبلی	سلکه کلی چشمہ اچھری -	"	عصمت اللہ ولد کرم خان
فقیر آباد	سلکه کلی رحیم کل بیلی -	"	فیض علی
	محب خان ولد عبد الحکیم	وارڈ بمنزا	
	سلکه فقیر آباد حسن چھاہک کوئٹہ		

۱	۲	۳	۴
۱۲ فخریب آباد	۱۲ نومبر ۱۱۰	پھوار کچی بیگ	محمد اصف ولد محمد باشمن سکنہ کلی غیر زدیر ماہول کلی سریاں کوئٹہ
۱۳ حبیب خان	۱۳ نومبر ۱۱۰	پھی بیگ سرکل	صاحبزادہ فخر اللہ ولد عبد الحمی ساکن کلی جبیب پھی بیگ کوئٹہ
۱۴ ابراہیم زلی	۱۴ نومبر ۱۱۰	دارود بنزا	ملک غلام حیدر ولد ملک محمد عمر سکنہ کلی ابراہیم زلی سریوری روڈ کوئٹہ
۱۵ کاریزات پچلاں نہرا	۱۵ نومبر ۱۱۰	سرکل پچلاک	عبد اللہ ولد سعیف اللہ سکنہ کلی سعیف اللہ پچلاک
۱۶ کاریزات پچلاں نہرا	۱۶ نومبر ۱۱۰	و و و	ملک اور تگزیب ولد امیر جان کلی شاه جان پچلاک
۱۷ پھی بیگ بنزا	۱۷ نومبر ۱۱۰	پھی بیگ سرکل	عبد الحکیم صارق ولد صاحب دار سکنہ بنو سلم آباد سریاں -

۱	۲	۳	۴
۱۸	پچی بیگ سترزا	پچی بیگ سرکل	حاجی بنی بخش ولد رسول بخش سكنه غلام جان سریاب.
۱۹	پچی بیگ سترزا	سر	حافظ محمد عبد الله ولد حاجی محمد خا سکنه پچی بیگ سریاب.
۲۰	خزری	بلیلی سرکل	حاجی طور خان ولد عبد الجبار سكنه خروث آباد کوئه.
۲۱	خشاک کاریزات ر	پچی بیگ	میر حست الله ولد حاجی غیر الدین سكنه پر کانی آباد کوئه.
۲۲	خشاک کاریزات سترزا	سر	مسارک خان ولد نور محمد سکنه کلی محمد شمی سریاب.
۲۳	خشاک کاریزات لکڑا	سر	عبد الرزاق ولد محمد ابرهیم بخش سكنه شاهزاد کلی سریاب.

۱	۲	۳	۴
۲۳	خشکابه سادات	۸۰۱۱۰ ۲۷	محمد عالم ولد حاجی ولی محمد کاشی آبادستوک روڈ
۲۵	کلی احمد خان	۸۰۱۱۰ ۲۵	ملک احمد خان ولد صمد خان سلکه احمد خان کلی -
۲۶	کلی عالیسو	۸۰۱۱۰ ۲۶	عید الریاض خان ولد مولوی محمد اسحاق سلکه کلی عالموچوک کورہ طر
۲۷	کلی بیگلزی	۸۰۱۱۰ ۲۷	ملک جہان خان ولد پائی خان سلکه کلی بیگلزی بیزل روڈ -
۲۸	کلی گل محمد	۸۰۱۱۰ ۲۸	ملک عبدال تعالیٰ ولد عبدالظاہر سلکه کلی گل محمد پس روڈ کورہ ط
۲۹	کلی اسماعیل سرقی	۸۰۱۱۰ ۲۹	قاد سخنیش ولد حاجی دولت خان سلکه کلی اسماعیل برائٹزی -

۱	۲	۳	۴
۳۰	کلی اسمائیل غزی	ب. ۱۱۰ ۳۱	جاہی غوث بخشی ولد لال محمد سکنے کلی اسمائیل سمنگل روڈ
۳۱	کلی کبیر تاجک	بیانی سرکل	فضل محمد ولد غلام محمد سکنے فیض کلی کوئٹہ
۳۲	کلی خاناں	ب. ۱۱۰ ۳۲	عبدالله ولد حاجی موسیٰ خان سکنے کلی خاناں کوئٹہ۔
۳۳	کلی کوتوال	ب. ۱۱۰ ۳۳	عبد الواحد ولد سپر محمد سکنے کلی کوتوال کوئٹہ۔
۳۴	کلی ناصران	ب. ۱۱۰ ۳۴	ملک محمد عظیم ولد ملک حاجی بو نجی سکنے لواہ کلی۔
۳۵	کلارچب	ب. ۱۱۰ ۳۵	عبد الحافظ ولد شا محمد کلی رجب سبزی روڈ کوئٹہ

۱	۲	۳	۴
۳۶	کلی سبز	محمد لطیف - دلار ختر محمد	" ۱۱.۰۳۶
۳۷	کلی هاچزاده	محمد نعیم ولد حاجی عبد الرحیم سکنه بنه اوڑک	۱۱.۰۳۷
۳۸	کلی سیدان	حاجی سید محمد ایوب ولد عزیز میر باز خان سکنه کلی محل محمد -	۱۱.۰۳۸
۳۹	کلی شنایرو	حاجی محمد اسمعیل ولد حاجی رضیم نخش سکنه کلی ش بوکوئه -	۱۱.۰۳۹
۴۰	کلی شیخان	حاجی تاج محمد عزیزی، ساکن رویان رو و کلی شیخان	۱۱.۰۴۰
۴۱	کلی تاج محمد	بدایت اللہ ولد عذایت اللہ ساکن کلی تاج محمد بنه اوڑک	۱۱.۰۴۱

۱	۲	۳	۴
۳۲	مکانی ترخہ	وارڈ نمبر ۱	موسیٰ خان تاجک ولد رئیس محمدوارث مکانی ترخہ ارباب کرم خان روڈ
۳۳	مکانی عمر	درائی سرکل	محمد موسیٰ ولد خدا ائے رحیم ساکن مکانی عمر۔
۳۴	مکانی کرانی	شاوُ نیشنل سرکل	ملک محمد عظیم ولد حاجی تاج محمد ساکن مکانی کرانی روڈ
۳۵	پچلاک نمبر ۱	پچلاک سرکل	سید محمد رمضان ولد عبد اللہ جان ساکن پچلاک چمن روڈ کوئٹہ
۳۶	پچلاک نمبر ۲	"	محمد یعقوب ولد حاجی محمد ایوب ساکن پچلاک چمن روڈ کوئٹہ
۳۷	پچلاک نمبر ۳	"	ملک مکمل محمد دستر مکمل پچلاک پھٹوں چمن روڈ پچلاک

۱	۲	۳	۴
۳۸	مهرزادی	بیلی سرکل	ملک شیر محمد کاکرد سکنے غزہ بندر روڈ گورنمنٹ نواب خان ولد خدا بخش سکنے
۳۹	میان غندی	پیچی بیگ سرکل	ستونگ روڈ میان غندی
۴۰	میان خان سبزا	" "	ملک دینار خان ولد میر عازمی خان سکنے بھی قبرانی بی بی از یادت سردار فہ
۴۱	میان خان سبزا	" "	عبدالرزاق زہری ولد عرضی محمد ساکن شادمی خان قبرانی سریاب روڈ
۴۲	میان خانزدی	سرکل پنجابی	عبدالخالق ولد ملک رسول بخش ساکن میان خانزدی سسپ تھیں پنجابی
۴۳	محمد خیل سبزا	" "	میر احمد ولد حاجی گل محمد محمد خیل =

١	٢	٣	٤
٥٢	ملازی	سرکل پچلاک	عبدالصمد ملی ملازی پچلاک
٥٥	لوزهار	سرکل لوزهار	مجتبی اللہ ولد خدا پیدا خان
٥٤	پینجنیزی	سرکل پیلی	سکن لوزهار سنتگلی روڈ کوئٹہ سیدراز محمد ولد شیر محمد
٥٧	پنجپانی	سرکل پنجپانی	سکن محلی پینچنیزی چمن روڈ کوئٹہ محمد خان ولد سردار شاه پنجپانی اُسب
٥٨	ریگی	لوزهار سرکل	حاجی ولی محمد ولد عبد الرحمن ملی رندوزی اگبرگ سنتگلی روڈ کوئٹہ
٥٩	رحمت کالونی	=	لغت اللہ - سرکی روڈ کوئٹہ

۱	۲	۳	۴
۴۰	سەنگلىي بىنرا اختر محمد -	لۇچىدار سەركل بىبىك ۱۱۰۹۰	
۴۱	سەنگلىي بىنرا مەلک عەبدۇللاھ جان ولد محمد عمر	"	بىبىك ۱۱۰۹۱
۴۲	سەرەغەنگى میرا جان ولد شېير جان	درانى سەركل بىبىك ۱۱۰۹۲	
۴۳	سەراغلە محمد اسلام ولد حاجى يېڭى محمد	درانى " "	بىبىك ۱۱۰۹۳
۴۴	شىلائىٹ ئادون ملک سەيحان لاتىخۇ ولد خېزىخش	"	بىبىك ۱۱۰۹۴
۴۵	شادىئىزى حاجى محمد ئىلوب ولد دۈز يېرىخان	شادىئىزى سەركل بىبىك ۱۱۰۹۵	
	كەلى دىل دار شادىئىزى -		

۱	۲	۳	۴
شیخ مانده	شیخ مانده	بلیلی سرکل	سید نظر شاہ ولد قاضم شاہ
۶۷	۱۱۰۴۶	بیم	شیخ مانده
۶۸	۱۱۰۴۷	پچالک سرکل	ار باب عبد العزیز خان ولد فضل کرم
۶۹	۱۱۰۴۸	لو حصار سرکل	آف سمنی حاجی سعید الدین ولد حاجی سید کر
۷۰	۱۱۰۴۹	وارڈ منبر کو	کلی علیزی سنجدی زمان خان ترین، سکن پشتون آباد
۷۱	۱۱۰۵۰	"	حاجی خان محمد ولد صاحب فیض محمد پشتون آباد
۷۲	۱۱۰۵۱	"	ملا محمد شریف، سکن کاروں کالوئی " م

۱	۲	۳	۴
۷۲	سرکی بنبرہ	۰۱۱۰۷۲	حاجی محمد خنیف ولد حاجی علام ابی ملا سلام روڈ کوئٹہ۔
۷۳	سرکی بنبرہ	۰۱۱۰۷۳	سردار دوست محمد ولد مامیر احمد پشتون آباد
۷۴	سرکی بنبرہ	۰۱۱۰۷۴	حاجی علی محمد ولد امام خنس سرکی بخان سرکی روڈ۔
۷۵	سور صبح	۰۱۱۰۷۵	حاجی فضل ولد ساکن سورہ پنج ہنہ اور ک روڈ
۷۶	اسپین کارینہ	۰۱۱۰۷۶	حاجی جلد میں ، سندھ سپین کارینہ لیزز بنبرہ
۷۷	تحقیقی	۰۱۱۰۷۷	در محمد ولد تابح محمد سکنہ پوچ کالونی سیولاست ٹاؤن۔

۱	۲	۳	۴	۵
۷۸	اوڑک	درانی سرکل	حاجی لعل محمد ولد فضل محمد سینہ اوڑک کوئہ	
۷۹	وحدت کالونی	فارڈ نمبر ۱	مولوی غلام محمد قادری وحدت دوسراءٹاپ	
۸۰	کوئہ دا بنرا	فارڈ نمبر ۱	فاضی محیی الدین عبد الصمد شید سریٹ دا کردا یا فور د کوئہ	
۸۱	۲ //	۲ //	عبد الجید خان ولد عبد الرشید فیض محمد ولد -	
۸۲	۳ //	۳ //	خواجہ محمد اقبال احمد ولد محمد عثمان عبدالستار رود	
۸۳	۳ //	۳ //	حاجی محمد صارق ولد العاشرین //	

۱	۲	۳	۴	۵
۷۳	۵ = ۵	۱۱۰۷۳	۵ //	حاجی خیر الدین - شاوه شاه رسود کوئٹہ.
۸۵	۹ //	۱۱۰۷۵	۶ //	حاجی پدر زمان ولد حاجی شیر محمد کوچہ شیر محمد کوئٹہ
۸۴	۷ //	۱۱۰۷۶	۷ //	عبد الحکیم ولد حبیر خان، ساکن مکان سرکار فقیر محمد روڈ.
۸۷	۱ //	۱۱۰۸۷	۶ //	حاجی روزی خان ولد هراد علی خان ساکن فقیر محمد روڈ گارڈ اسٹیل کوئٹہ
۸۸	۹ = ۹	۱۱۰۸۸	۶ //	حاجی موسیٰ - سکنہ تیل گودام مشن روڈ کوئٹہ.
۸۹	۱۰ //	۱۱۰۸۹	۷ //	سردار غلام علی ولد بیادر علی خان سکنہ نیو علی بہادر روڈ کوئٹہ.

۱	۲	۳	۴
۹۰	۱۱	۵۱۱۰۹۰	۷
۹۱	۱۲	۵۱۱۰۹۱	۰
۹۲	۱۳	۵۱۱۰۹۲	۰
۹۳	۱۴	۵۱۱۰۹۳	۰
۹۴	۱۵	۵۱۱۰۹۴	۰
۹۵	۱۶	۵۱۱۰۹۵	۰

عمر بخش ولد میاں خاں، سکنہ حاجی فتح خاں روڈ کوئٹہ۔

حاجی محمد فیض سفلی ولد میاں الحدویں سکنہ تاج محمد روڈ کوئٹہ۔

محمد یوسف ولد بھٹے خاں بلوچ حسنه لوہاری محلہ سیدان کانتی

محمد حسن ولد نیاز محمد سکنہ پنجاری روڈ کوئٹہ۔

محمد فیض ولد لعل محمد سکنہ فقیر محمد روڈ کوئٹہ۔

حاجی نذر محمد ولد غلام حسنه سکنہ پنجاری روڈ کوئٹہ۔

۱	۲	۳	۴
ڈاکٹر نور محمد ولد محمد فضل	۱۶ //	۹۴	۹۴
سکنہ علمدار رود کوئہ			
انتر منیر ولد حاجی عبد الغنی	۱۸ //	۹۲	
سکنہ پیغمبر محمد ولد کوئہ			
روزی خان ولد محمد غوث	۱۹ //	۹۸	
سکنہ صری آباد کوئہ			
غلام محمد ولد ہس درخان	۲۰ //	۹۹	
سکنہ صری آباد رود کوئہ			
حاجی سضر اللہ، سکنہ کاسٹی روڈ	۲۱ //	۱۰۰	
نژد لفڑی مسجد کوئہ			
بیشیر احمد ولد روشن دین	۲۲ //	۱۰۱	
سکنہ حسیم لاونی مالی باع کوئہ			

۱	۲	۳	۴
ارباب محمد من ولد ارباب محمد صیریق سكنہ قلعہ کانسی	۰ ۰ ۰ ۰	۰ ۰ ۰ ۰	۱۰۲ = ۲۲
عبدالستار درانی ولد میاں خان سكنہ بیوی سریش کوڑہ	۰ ۰ ۰ ۰	۰ ۰ ۰ ۰	۱۰۳ = ۲۷
عبد الفتاح ولد فقیر محمد سكنہ جوہر وڈ	۰ ۰ ۰ ۰	۰ ۰ ۰ ۰	۱۰۴ = ۲۵
ظفر اقبال ولد گلی محمد سكنہ جوہر نیز کالوی کوڑہ		۰ ۰ ۰ ۰	۱۰۵ = ۲۴
بیشراحمد ولد الف دین ، سكنہ پتال روڈ کالوی کوڑہ	۰ ۰ ۰ ۰	۰ ۰ ۰ ۰	۱۰۶ = ۲۲
محمد یونس ولد نور محمد ، سكنہ سیور پٹ روڈ کوڑہ	۰ ۰ ۰ ۰	۰ ۰ ۰ ۰	۱۰۷ = ۲۸

۱	۲	۳	۴	۵
سید سبیم اللہ ولد نا سب ، سلنہ پتوں روڈ کوئہ ہے۔	۸۰	۱۱۱۰۸	۲۹	۱۰۸
محمد قاسم ولد صالح محمد ، سلنہ ترین روڈ کوئہ ہے ،	۰	۱۱۱۰۹	۳۰	۱۰۹
صالح محمد ولد حاجی خان	۰	۱۱۱۱۰	۳۱	۱۱۰
سلنہ بخاری سریٹ کائنی روڈ کوئہ ہے				
ڈاک روڈ محی الدین ولد محی الدین لہنک کائنی روڈ کوئہ ہے	۰	۱۱۱۱۱	۳۲	۱۱۱
عبد القیوم ولد امان اللہ ، سلنہ حاجی غبی روڈ کوئہ ہے ،	۰	۱۱۱۱۲	۳۳	۱۱۲
محمد یونس سلنہ خان قلات سریٹ ہے	۰	۱۱۱۱۳	۳۴	۱۱۳

۱	۲	۳	۴	۵
حاجی دار محمد ولد محمد عثمان سكنہ منوجان روڈ کوئٹہ	"	"	۳۵	کوئٹہ ۱۱۷
ارباب کرم علی ولدار باب برکت علی سكنہ دیبہ کوئٹہ	"	۳۶	۳۶	" ۱۱۵
حاجی منظر خان ولد سعین خان سكنہ کلی در محمد لہڑی	"	۳۷	۳۷	" ۱۱۴
پنک محمد ولد حاجی امیر محمد سكنہ کلی دیبہ کوئٹہ	"	۳۸	۳۸	" ۱۱۷
ملک عطاء محمد ولد خلام محمد سكنہ سیوسے کالونی کوئٹہ	"	۳۹	۳۹	۱۱۸
ماستر ٹھرو احمد حسین ولد احمد خان اسکنہ مارکیٹ	کنیٹ اسپریلار ۳۰	کنیٹ کنیٹ ۱۱۹		

۱	۲	۳	۴	۵
۱۲۰	۲ =	۱۱۱۱۲۰	۶	حاجی عبد الحمید ولد حاجی عبد الحمید
۱۲۱	۳ ۰	۱۱۱۱۲۱	۶	سكنہ رابرٹ مارکینٹ حاجی خوشحال خان ولد علی زمان
۱۲۲	۳ =	۱۱۱۱۲۲	۶	مولوی محمد یعقوب ولد نادر خان سكنہ جامع مسجد
۱۲۳	۵	۱۱۱۱۲۳	۶	فیض محمد ولد غلام سرید سكنہ زمزمه روڈ کورڈ
۱۲۴	۱۲۴	۱۱۱۱۲۴	۶	افگرگ نمبر لا رضی الرحمن ولد عبد الحليم
۱۲۵	۱۲۵	۱۱۱۱۲۵	۶	شادینز فی سرکل محمد عباس ولد حاجی محمد قاسم شاہوانی محلی سردہ سریاپ

۱	۲	۳	۴
۱۲۶ معین الدین سکنہ ملی محمدخان پچھے زئی	پچھے زئی کر پنجابی سرگل	۰۶.۱۱۱۲۶ پنجابی سرگل	۱۲۶
۱۲۷ احمدخان ولد نور محمد سکنہ پرانا پوسیں لامبی چمن پھاٹک	فیروز آباد سنبڑلا وارڈ نمبر ۱۱	۰۷.۱۱۱۲۷ فیروز آباد سنبڑلا	۱۲۷
۱۲۸ عبدالحکیم ولد مہر المثل ملی کریم آباد سریاب	غرسیب آباد پیغمبیر بیگ سرگل	۰۸.۱۱۱۲۸ پیغمبیر بیگ سرگل	۱۲۸
۱۲۹ شکری میر احمد سکنہ کلی گوگردانی سریاب روڈ	پیغمبیر بیگ سنبڑالف "	۰۹.۱۱۱۲۹ پیغمبیر بیگ سنبڑالف	۱۲۹
۱۳۰ عبدالظاہر ولد عبد الحکیم سکنہ ملی ملک غلام پیغمبیر بیگ	" سنبڑالف "	۱۰.۱۱۱۲۰ " سنبڑالف	۱۳۰
۱۳۱ محمدخان سکنہ ملی صالح محمد حسن علی روڈ کوئٹہ	پیغمبیر کنبرلا "	۱۱.۱۱۱۳۱ پیغمبیر کنبرلا	۱۳۱

۱	۲	۳	۴
۱۳۲	پیوسر کل تختائی چیات بخشش ولد سلکه فقیر آبار سریاب	پیوسر کل تختائی ۱۱۱۳۲ بم	۱۳۲
۱۳۳	حاجی سید محمد ولد خان سلکه علیزی سریاب	سلک تختائی ۱۱۱۳۳ بم	۱۳۳
۱۳۴	غلام بنی ولد محمد شریف کلی محمد شهی	سرکل کچی ییگ ۱۱۱۳۴ بم	۱۳۴
۱۳۵	محمد ابر مال والا سریاب مژ	« (الف) ۱۱۱۳۵ بم	۱۳۵
۱۳۶	علی جان ولد میر شکرخان سلکه عالمو	کلی عالمو ۱۱۱۳۶ بم	۱۳۶
۱۳۷	کلی تیگزی لار سلکه پودکلی چوک سبزی روڈ	سرکل شاینفرانی ۱۱۱۳۷ بم	۱۳۷

۱	۲	۳	۴
۱۳۸	کلی گلی محمد بنیزیر لد	سرکل بیلی ۱۱۱۳۸	غلام بنی ولد حاجی ملک غلام جان
۱۳۹	کلی اسماعیل غرزنی	وارڈ نمبر ۱۱ ۱۱۱۳۹	سکنه کلی گلی محمد محمد قاسم ولد قاضی نعییب اللہ
۱۴۰	کلی شاپور سنه لد	وارڈ نمبر ۱۱ ۱۱۱۳۰	ساکنه کلی شوپنچاری ہدہ ودیرہ جمعہ خان
۱۴۱	کلی شیخان لد	۱۱ ۱۱۱۳۱	سکنه کلی شاپور کوئٹہ سلیم چہاگیر
۱۴۲	ترخہ (الف)	وارڈ نمبر ۱۱ ۱۱۱۳۲	سکنه کلی شیخان شاہ فرمان روڈ کوئٹہ محسود خاد ولد اللہ رکھا
۱۴۳	ترخہ (ب)	۱۱ ۱۱۱۳۳	سکنه کلی شیخ حسینی ترخہ جعفر اعلیٰ محمد ولد سلطان محمد
۱۴۴			ساکن کلی شیخان سیزیں روڈ کوئٹہ

۱	۲	۳	۴
۱۴۳ کرانی نہر لا	شاد نیری سرکل محمد مسید ولد حاجی بہادر خان	۱۱۱۸۳ سکنہ بروڈ روڈ	
۱۴۵ محمد خیل لا	سرکل پنجپاٹ حذب الدین ولد لور الدین	۱۱۱۸۵ سکنہ محمد خیل پنجپاٹ	
۱۴۶ رحمت کالوں نہر لا	وارڈ نہر ۹ محمد شرف بڑھ - سکنہ	۱۱۱۸۶ رحمت کالوں نہر لا سرکی روڈ کوئہ	
۱۴۷ سمنگلی نہر (الف)	تو حصار سرکل عبدالباری ولد عبد الرؤف	۱۱۱۸۷ سکنہ فیض آباد سمنگلی روڈ کوئہ	
۱۴۸ ٹلائٹ ٹاؤن (الف)	سرکل تختانی ملک گل محمد لہڑی	۱۱۱۸۸ سکنہ ملکی غوث آباد	
۱۴۹ = رس)	وارڈ نہر ۱۰ جان محمد ولد شیر محمد	۱۱۱۸۹ کلی آندر آباد ٹلائٹ ٹاؤن	

١	٢	٣	٤
١٥٠	شکر خل تختائی (اس)	م٦١١٥٠	غلام بنی ولد نور الدین.
١٥١	شکر خل (د)	م٦١١٥١	شکر :
١٥٢	شکر خل (ب)	م٦١١٥٢	عبد الرحمن ولد محمد ابراهیم شکر علی علی عبد الحق الغبرگ
١٥٣	شکر ک فہر ۲	م٦١١٥٣	حاجی صالح محمد عالم ولد شیر علی
١٥٤	شکر (الف)	م٦١١٥٤	شکر پتوں آباد
١٥٥	شکر (الف)	م٦١١٥٥	عبد الخالق :

١	٢	٣	٤
حاجي داد محمد ولد طورخانه	ه	٦٠١١٥٦	١٥٤ هـ (الف)
عبد القادر سكنه اختر محمد روڈ کوئہ	وارڈ بنبریا	٧٠١١٥٧	١٥٧ هـ (الف)
ملک فیض محمد ولد فقیر محمد ساکن چشمہ بلیں	بلیں سرکل	٨٠١١٥٨	١٥٨ پیشہ بلیں بنبریا
محمد اشرف وحدت کالونی دوسرا اسٹاپ بروڈی روڈ کوئہ	وارڈ بنبریا	٩٠١١٥٩	١٥٩ وحدت کالونی بنبریا
حاجی خلام علی خلبی سلنہ مشن روڈ کوئہ	بے	٩٠١١٤٠	١٤٠ کوئہ بنبریا (الف)
اختر محمد ولد خان محمد سكنہ شالدرہ اللہ روڈ کوئہ	وارڈ بنبریا	٩٠١١٤١	١٤١ کوئہ بنبریا (الف)

۱	۲	۳	۴
۱۴۲	۱۲۰ (الف)	۹	شیال الدین زوجہ داکڑا اللہ دین سلکتہ انکب روڈ کوئٹہ
۱۴۳	۱۲۹ (الف)	۱۱	محمد یعقوب صاحبزادہ محمد اسماعیل سلکتہ کوچہ عبدالرؤف
۱۴۴	۳۰ (الف)	۸	محمد اکبر ولد سائبی گل محمد سلکتہ میں ٹاؤن کوئٹہ سلطان محمد شریعت
۱۴۵	۳۵ (الف)	۱۲	محمد الفروید کرم داد سلکتہ شیخ عمر روڈ بہہ کوئٹہ
۱۴۶	۳۶ (الف)	۱۰	داکڑا نغتر محمد ولد حامی خدا بخش سلکتہ برکت علی روڈ بہہ
۱۴۷	۳۷ (الف)	۱۱	صوفی غلام محمد ولد مغل احمد راجپوت ریلوے کالونی کوئٹہ

١	٢	٣	٤
١٤١	٦٣٨ (الف)	٣٠١١٤٨	ڈاکٹر عبد العزیز بھلخانی
١٤٩	٦٣٨ (الف)	٣٠١١٤٩	سکنہ دیباہ کوئٹہ قاری و اخذ خش و لد حاصل خان
١٧٠	٦٣٩ (الف)	٢٠١١٤٩	سردار نور محمد ولد سردار اللہزادہ سکنہ سیر سلطان خان مری اسٹریٹ
١٧١	کوئٹہ کینٹ کینٹ سرکل	١٧١١٤٩	ڈاکٹر طاہر محمد ولد پو پدری عبدالجیاد
١٧٢	٦٣١ (الف)	٣٠١١٤٢	محمد سما عیل ولد سید آدم خان سکنہ چلتیں مار کیٹ
١٧٣	٥ (الف)	٣٠١١٤٣	یار محمد - سکنہ قارم مسجد کینٹ کوئٹہ

حاجی لور محمد صراف -
 پھونکہ وزیر زکوٰۃ تشریف نہیں رکھتے۔ اس
 لئے ہم کوئی ضمنی سوال نہیں کرنا پچاہتے۔

رخصت کی درخواستیں ۔

جناب اپیکر -
 سیکریٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

انھر حسین خان - سیکریٹری اسمبلی । -
 مولوی فیض اللہ اخوند
 نزادہ ایک پیارے سربراہ کے لئے بجائے ہے میں۔ لہذا ان کی درخواست ہے کہ آج
 سے اختتام اجلاس رخصت منظور کی جائے۔

جناب اپیکر -
 سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کیا جائے ؟
 (رخصت منظور کی گئی)

سیکر پری اسٹبلی - مسلم محمد یوپ بوتھ ایم پی اے نے
علاقت کے باعث آج اسٹبلی کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اچیکر - سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟
(رخصت منظور کی گئی)

سیکر پری اسٹبلی - سردار خارق محمود کھنیران وزیر خوارک
کی درخواست ہے کہ طبیعت تاساز ہونے کی وجہ سے وہ آج کے اجلاس
یں شرکت نہیں کر سکتے۔ لہذا ان کو آج سورجہ ۱۸ اپریل ۹۰ کے اسٹبلی اجلاس
سے رخصت دی جائے۔

جناب اچیکر - سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے
(رخصت منظور کی گئی)

سینکڑی اسمبلی - مولوی جان محمد ایم پل اسے علاں کے باعث آج مورخہ ۱۸ اپریل ۶۰ کے اجلاس میں شریک نہیں ہو سکتے اس لئے انہوں نے آج کی رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اپیکر - سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے (رخصت منظور کی گئی)

تحریک استحقاق

جناب اپیکر - ملک سرور خان کا کرد، میر ظفر اللہ جمالی اور تھنڈر آباد ان فریدون آباد ان کی ایک مشترکہ تحریک استحقاق ہے۔ ان صاحبان میں سے کوئی ایک صاحب تحریک استحقاق پیش کریں۔

لواء محمد اسلم خان ریسیانی۔ (پولائنس آف ائرڈر) جناب اسپیکر۔

چھٹلی مینگ میں میری ایک تحریک التوازنی بس کے بارے میں دو پڑی اسپیکر نے کہا تھا۔ میں اس کی رو لنگ سنا دیں گا۔ آج آپ چیز پر سن میں ہیں؟

جناب اسپیکر۔ اس کا فیصلہ آج میں دے دوں گا۔

تحریک استحقاق بہتر۔

میر قلندر خان جمالی۔ جناب اسپیکر! میں۔

موبائل اسیلی کے قواعد نمبر ۵ کے مطابق تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں کہ اس تحریک استحقاق کو اسیلی میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے گو رخ ۱۵ مارچ ۱۹۹۰ء کو وزیر اعلیٰ کوئٹہ میں یونیورسٹی کے ساتھ ایک خبر شائع ہوئی ہے۔ جسکی کامی ملک ہے۔ خبر میں ایک نامزد ایک بھائی سے فائدہ نہ کی

تحقیقات لجیٹ کے چیئر میں اور جناب وزیر اعلیٰ بلوچستان کے سہراہ پرس کا نفرنس میں یہ تاشرد یا ہے کہ ساتھ ممبران اسمبلی نے اپنے دور میں خرد برداز کے بعد عنوانی میں موث ہیں۔ اور ۵ میں سے ۳ ممبران اس میں شامل ہیں۔ اسی لجیٹ کو وزیر اعلیٰ بلوچستان نے نامزد کیا تھا۔ اور یہ لجیٹ بلوچستان اسمبلی کے نامزد بھی نہیں ہے۔ اس خبر سے ہم سب اسمبلی کے ممبران کا استحقاق معمول ہوا۔ کوئی عوام میں ہماری کردار کشی ہوئی ہے۔ تحریک استحقاق کو منظور فرمایا جائے۔۔۔

جناب اپیکر۔ تحریک استحقاق چوپیش کی گئی۔ یہ ہے کہ۔

صوبائی اسمبلی کے قواعد نمبر ۵ کے مطابق تحریک استحقاق پیش کرتا ہے۔ اس تحریک استحقاق کی اسمبلی میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔ مورخہ ۱۵ مارچ ۱۹۹۰ء کو روز نامہ جنگ کوئہ میں ہمیڈ لائن کے ساتھ ایک خبر شائع ہوئی ہے۔ جس کی کاپی منلاک ہے، خبر میں ایک نامزد ایم پی اے فنڈز کی تحقیقات لجیٹ کے چیئر میں اور جناب وزیر اعلیٰ بلوچستان کے سہراہ

پریس کانفرنس مکان پر ناشر رہا ہے۔ کہ سابقہ ممبر ان اسمبلی نے اپنے دور میں خرد یورڈ کر کے بد عنوانی میں ملوث ہیں۔ اور ۳۵ میں سے ۳۳ ممبر ان اس میں شامل ہیں۔ اس کمیٹی کو وزیر اعلیٰ بلوچستان نے نامزد کیا تھا اور یہ کمیٹی بلوچستان اسمبلی کی نامزد سمجھنی نہیں ہے۔ اور اسی خبر سے ہم سب اسمبلی کے ممبر ان کا استحقاق محروم ہوا۔ کیونکہ عوام میں ہمارے کردار کشی ہوئی ہے۔ تحریک اسحقاق کو منتظر فرمایا جائے۔

وہ حضرات کلی بھی موجود تھے اور آج بھی موجود ہیں۔ اور اب جو پارٹی پرسر اقتدار ہے۔ اب اس کی صرفی ہے۔ بے شک اکاؤنٹ ایبلٹی ہونی چاہئے۔ مگر جس طریقے سے یہ تحریک چلائی گئی ہے۔ میں اس وقت قویٰ اسمبلی کا بھی ممبر تھا۔ ایک سال کے فتنہ مجھے بھی ملے تھے۔ پھر مند کردیئے گئے۔ کیونکہ میرا تعلق بلوچستان سے ہے۔ اور میری ایکیمات بھی انہی لائن پر تھیں۔ جس طریقے سے ایک بی اے متعلق کہا جاتا ہے مگر ہمارا خال تھا کہ ان ایک بی اے کے بعد ایک این اے کی باری آجائے گی۔ اور جس طریقے سے ایک بی اے

ممبران کو اختیار دیئے اور ان ممبران کی دلیلیٰ لٹائی جاتی
 اب اس کیمیٰ نے کہا ہے کہ بیشتر جو ممبران ہیں وہ خسرہ پر دیں ملوث پائے
 گئے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ پسند تو ان ایک پی اے صاحبان کو اٹھانا تھا۔ جو کل
 بھی ایک پی اے تھے اور آج بھی ہیں۔ اور اب بھی حکومتی پارٹی میں شامل ہیں
 اب کچھ دزیر ہیں۔ سب سے پہلے ان کے فرائض میں شامل تھا۔ پھر ما قی مبرانہ
 کے بارے میں کچھ اتنی جاسکتی تھی۔

جناب والا! اس وقت میرے پاس جو کاغذات ہیں۔ اور ہم نے کوشش
 کر کے ادھر ادھر سے لکھ کر کے ہیں۔ ان سے ظاہر ہوتا ہے جس طریقے سے جن
 لائن پر اور جس رفتار سے اور جیسی لاکھ عمل پر کام کیا گیا ہے۔ اور جو ایک پی اے
 صاحبان کے بارے میں لکھا گیا ہے۔ وہ کیمیٰ کے TERM of Reflection
 سے مختلف ہے۔ کیمیٰ کے Term of Reflection میں تھا کہ کیمیٰ ان افسران
 کے نام بھی بتائے گی۔ جو ان میں ملوث پائے جائیں گے۔ مگر اس میں آپ کو ایک
 افسر کا بھی نام نظر نہیں آئے گا۔ یہ ان کی رپورٹ ہے۔ اور میں کہتا ہوں۔
 جس طریقے سے ایک پی اے صاحبان کو نٹھا کیا گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ کیمیٰ
 ایک گہری سازش کی سرتکب ہے۔ جناب والا! میں اس ضمن میں صرف ایک

میں یہ موزوں سمجھتا ہوں کہ آپ کے توسط سے وزیر اعلیٰ صاحب سے گزارش
کرتا ہوں کہ برادہ مہر بانی یہ جو آپ نے سارا نظام کار بنایا ہوا ہے میں یہ کہوں گا کہ ہم
کو یہ فرشتہ تو نہیں۔ گناہ کار سب ہیں میں ان کی ابتدی تقدیر و حصرتا ہوں انہوں نے لہاک
ہم سب گناہ کار ہیں۔ کسی کسی سے چھوٹا گناہ ہوتا ہے۔ کسی سے بڑا گناہ ہوتا ہے
گناہ نہ کرنے والی صرف خدا کی ذات ہے۔ اگر آپ اس تمام ضمن میں دیکھیں تو اس
میں کئی ایسے بھی ہونگے جو گناہ کار نہیں ہونگے۔ حکم ان چیزوں کے لئے لہذا
میں آپ سے گزارش کرتا ہوں اسے آپ پر ویسی محیثی کے سامنے پیش کر دیں وہاں
پر ہمیں موقع دیں۔ شریعتی پنجیز کو موقع دیں ہم وہاں پیٹھ کر ان تمام چیزوں کو حل
کر دیں۔ اگر کوئی ایم ہی اسے کسی غلطی کا سر تکب پایا جاتا ہے۔ تو اس اسمبلی کو
اغتیاد ہے کہ بے شک اسے سزا دے اور اگر کوئی ایم پلی اسے کسی گناہ کا
مرتکب نہیں پایا جاتا تو میں سمجھتا ہوں کہ کسی انکو اُسی محیثی کے ذریعہ ایسا کرنا
ہاؤس کی بھی تو ہیں ہے۔ اور ایم ہی اسے حضرات کی بھی تو ہیں ہے۔

(اشکر یہ جواب اپنیکر)

جناب اپنیکر ہے
مرد آباد ان فریدوں پکھے یون چاہیں گے

لَا گریبان پکڑنے میں بے حد احترام سے گذارش کرتا ہوں کہ اس اسمبلی کے ممبران کو اس تو ہیں آمیرزدہ یئسے سے نجات دلائیں۔ اور اگر ہمیں ایک دوسرے کے گریبان میں جھانکنا ہے۔ تو ہم ایک دوسرے کے خود دست گھریبان ہو سکتے ہیں۔ چاہے ایک ایک پی اسے دوسرے ایک پی اسے کے سہ۔ میری گذارش ہے کہ آپ اس ہاؤس سے ایک کمیٹی مقرر کر لیں۔ جناب والا! اس دور میں بھی جیسے آپ جمہوری دور بھتے ہیں۔ اور آزاد دور بھتے ہیں۔ آج بھی ایک پی اسے حضرات کی انکواصری افسران کرتے ہیں۔ جو کہ ان کے اندر بھی کام کرچکے ہیں۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ بڑی نیادتی ہے۔ قومی اسٹیبلی میں ایسا اسٹیبلی میں ایسا ہی ہوا کہ ایک مرکزی وزیر ایک فیڈرل سیکرٹری کا تداروں ہو گیا۔ مرکزی وزیر کو نکالا گیا۔ فیڈرل سیکرٹری کو پر موشن دی گئی۔ جناب والا! کہذم ہم وہ سلوک بلوچستان میں نہیں پجاہتے ہیں۔ اور بھی قومی امید ہے۔ اور یہ یقین ہے کہ وزیر محمد اکبر خان بھی کے ہوتے ہوئے ہمیں یہ تدبی ضرور ہے کہ ہمارے ساتھ الفاف یہ تاجیئے گا۔ اور ایک پی اسے حضرات کو تحفظ دیا جائے گا۔ ان کی عزت کو تحفظ دیا جائے گا۔ اس اسٹیبلی کے وقار کو تحفظ دیا جائے گا۔ جناب والا! یہ چند گذارشات مقصیں ویسے تفصیل میرے پاس بہت لمبی ہے۔

کر سکتا ہے۔ کیونکہ وہ اس کے ماتحت کام کرتا ہے۔ اور یہ نظام انگریزی کی
بھی ایسا ہے کہ جو نیپر افسرینگر افسر کا نام نہیں لے گا۔ کیونکہ وہ اس
کے ماتحت کام کرتا ہے۔ کیونکہ اس کی پرموشن اور اس کی اسے سئی آراء
افسر کے تحت ہے۔

جناب والا ایں چیران تھا کہ سولہ ۱۹۷۶ء میں ایم ڈی اے کو تو رکٹرا گیا۔ ان
کی تذلیل کی گئی۔ میں میں ان کے متعلق کہا گیا کہ انہوں نے پیسے کھائے ہیں۔ خود بود
کئے ہیں۔ مگر کسی ایک افسر کا بھی نام نہیں آیا۔ میں یہ واضح الفاظ میں کہہ دوں کہ ہم
فرستے میں ہیں۔ ایک پی اے اور ایم این اے فرشتے نہیں ہو سکتا ہے کہ ہم
میں سے کسی اور بھائی نے پیسہ کھایا ہو نہ کھایا ہو مگر جس حساب سے اور تھوک
کے حساب سے کہا گیا ہے کہ ممبران بلوچستان میں ایکانڈر نہیں ہے۔ میں چیران
سوں کہ جناب والا بلوچستان کے ایک حلقتے کی پچاس سو ہزار آبادی سے بھی
ہم ایک ایکانڈر ممبر نہیں منتخب رہ سکتے ہیں۔ اور سارے بلوچستان سے یعنی الیں
مبر نہیں نکال سکتے ہیں۔ تو اس اسمبلی کا کوئی جواز نہیں ہے۔ اور سابق
اسمبلی سے اب بھی دس یا پندرہ ممبر موجوہ ہیں۔ اور بعض وزاروں میں ہیں کیا
یہ حکومت کی ذمہ داری نہیں ہے کہ پہلے ان کا احتساب کرے اور پھر ممبران

گزارش کر دیں گا۔ اور وہ بھی وزیر اعلیٰ نواب محمد ابرخان بھٹی سے ہو گی کہ جس طریقے سے اس کمیٹی نے سورہ Volamos تیار کئے ہیں۔ اور ہر جلد اچھی خاص موٹی ہے۔ اتنی موٹی جلد یہ تیار کی گئیں۔ جن پر کاغذات بھی خرب
کئے گئے وقت اور پہیے کا ضیاع کیا گیا۔ لیا یہ بہتر نہیں تھا۔ کہ وزیر اعلیٰ اس
ابوان سے چند ممبران کی کمیٹی بنادیتے۔ وہ اس مشلے کو دیکھتے۔ اگرچہ وہ
مناسب سمجھتے ہیں کہ ایم پی اے صاحبان کا احتساب کیا جائے۔ ایم این اے
کا احتساب کیا جائے اور سینیٹر کا احتساب کیا جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس
ابوان سے بالا کوئی جگہ نہیں تھی۔ جناب والا کمیٹی کے جو تین ممبران ہیں۔ ان
میں ایک ریکارڈ جسٹس میں اور ایک پولیسکل ایجنسٹ ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ریکارڈ
نجی صاحب بھی اور ایک بیور و کریٹ پلا اے سے بھی سب بہت ایماندار اور دیانت
دار ہیں اس کا مجھے پتہ ہے اور میری کوئی ان سے خدا نہیں ہے۔ مگر ایک ایم
پی اے ان کا سرتہ تو کہیں ان سے زیادہ ہے۔ اور جن افسران کے متعلق خود
وزیر اعلیٰ صاحب نے Reflections of Terms and Reflections of Terms
نام خرد بزد میں نام اور بمحاذ عہد سے آنا چاہئے تھا۔ ایم پی اے جو ہیں ان
کا تو احتساب کیا جائے۔ مگر ایک افسر دوسرے ماتحت افسر کا احتساب نہیں

مسٹر آبادان قریبیون -

جناب والا! اس تحریک استحقاق

کامیں بھی محرك ہوں اس سند میں میں نے بھی آپ کے سامنے پکھڑ کر کرنا ہے۔
 کہ یہ جو ۱۹۸۵ء سے لے کر ۱۹۸۸ء تک ایم پی اے اسکیمات تھیں ان میں ہم نے
 کافی اسکیمات کی تعداد بھی کی تھی۔ جس پر مختلف ملکوں نے کام کیا تھا لیکن جب انکوارٹری
 گھبیٹ نے اس کی رپورٹ شائع کی جس کی کاپی میر سے پاٹھ تھی لگتی تھی تو جب میں
 نے اس رپورٹ کو دیکھا تو میں نے اسی بہت ساری اسکیمات پائیں جس نے کام ہوا۔
 تھا اس میں کوئی غبن نہیں تھا اور انکوارٹری گھبیٹ نے اس میں جنین خود برد و کھلایا ہے
 لیکن اس میں نشاندھی کسی قسم کی نہیں کی ہے کہ اس میں ایمنیز لینٹ کس نے
 کیا ہے۔ آیا لے کم بیز لینٹ آفسران نے کیا ہے سیا ایم پی اے حضرات تے کیا ہے
 جناب والا! اس میں سے میں کچھ متن پڑھ کر ستاتا ہوں۔ کہ ۱۹۸۵ء میں جو میری
 سب سے پہلی اسکیم تھی وہ تھی ایک لاکھ چار ہزار روپے کی ریپیر آف ڈینچ
 سند میں ہائی سکول، انکوارٹری گھبیٹ نے اپنی رپورٹ شائع کی ہے سیپیر آف
 ڈر ٹینچ سول سند میں ہائی سکول۔ جناب میری اسکیم تو تھی سند میں ہائی سکول

اور وہ معاینہ کرتے ہیں رشتہ میں جا سپیل میں اور اگر پورٹ میں شائع کرتے ہیں کہ نہ فائل بتائی گئی ہے۔ نہ اسکیم بتائی گئی ہے۔ اور میں غنی ہو اہے۔ اگر وہ اسی قسم کی روپریتیں شائع کرتے ہیں۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ باقی ممبران کی روپرٹ میں بھی انہوں نے اسی طرح کی غفلت کی ہو گی۔ اور میرے پاس حکمرے کی روپرٹ ہے جو ان کو نہیں مل کی ہے۔ اور نہ انہوں نے مانگی ہے۔ اور حکمرے نے مخفیہ بالکل واضح طور پر لکھ کر دیا ہے۔

The members of Enquiry Committee have not approached the staff of this department to show the scheme on the ground nor the record was acquired or desired. The work has not been done and emblazzment suspected. This is not based on facts Scheme and record can be shown at any time on demand.

خوب اسی طرح میری ایک اسکیم تھی موبائل ڈسپنسری جمل مگسی اس کے لئے میں نے پانچ لاکھ روپے مختص کیے تھے اور یہ کام ہیلائٹ ڈیپارمنٹ کے ذریعہ

عمل میں آیا تھا۔ اس میں انہوں نے رپورٹ میں واضح طور پر لکھا ہوا ہے۔ وہ
بھتے میں کہ سرے سے کوئی دسپنسری جعل مگر میں نہیں۔ وجہ کہ ملکر نے اس
کے درود اکاؤنٹ کاغذات فراہم کیئے ہیں۔ جو انہوں نے خریداری کی ہے۔
مینڈر زر بلا شے میں یہ تمام کاغذات اس میں موجود ہیں۔ اس کے علاوہ ملکر
نے بھتے ایک سر نیفیکٹ بھی دیا ہے کہ انکو اسٹری کھیٹی نہ کبھی اس اسکیم کے
بارے میں ملکر سے رجوع کیا ہے اور نہ ہی فائل مانگی ہے۔ اس طرح
جناب والا! ایک اور اسکیم تھی جو پہچاں سیز ارڈر و پے کی تھی برائے پر چیز اف
ٹائپ رائیر اور دیگر ایکو پیش اس میں بھی انہوں نے یہ لکھا ہے کہ جناب غبن
سہو گیا ہے۔ اس میں انہوں نے غبن نہیں بتایا کہ کیا ہوا۔ لیکن غبن سہو گیا ہے
اور ملکر نے انکو اسٹری کھیٹی کو فائل بھی نہیں دی ہے جب کہ ملکر نے بھتے صاف
لکھا رہے دیا ہے۔

"I am further directed to inform you that the enquiry Committee has not asked for the record of the five for this amount."

اس طرح جناب والا! اس طرح ایک میری اسکیم بارہ لاکھ تین سو سو ارڈر و پے کی

جو تھی کنسٹریکشن اف اسکول سر پا ب روڈ ہائی کمینوٹی یا اسکیم بارہ لاکھ اور تیس
ہزار (۳۸۰۰۰) روپے کی تھی۔

جی ہاشمی صاحب آپ کچھ لہن

جناب اسپیکر -

چلا ہتھے میں ۔۔۔۔

جناب سید احمد ہاشمی، وزیر فائز - جناب اسپیکر یہ کاغذات

اب تک اس لیان کے ساتھ نہیں رکھے گئے ہیں۔ جس سے معزز رکن
حوالہ دے رہے ہیں۔ اس وقت تحریک کی
یہ بات ہو رہی ہے۔ اگر آپ نے اس کو ایڈ مٹ (admit) کر لیا
ہے۔ تو بے شک ان کاغذات کو ریزور (raise) کر دیں۔ کاغذات
یہاں آجائیں پھر تفصیل سے اس پر بحث ہو سکتی ہے۔

مسٹر فریدون، آبادان فریدون - جناب اسپیکر! میں بھی اس

تحریک کا محرك ہوں۔ میں کچھ بات ہمدر رہا سمجھوں۔ اور غالباً ہمارے معزز وزیر

کویہ بات پنڈ نہیں اُرہی ہے۔ جناب اسپیکر! جب یہ اخبارات میں شائع ہو گیں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ عوام کے اور اسمبلی کے سامنے پیش ہوا ہے جناب میرزا بارہ لاکھ تیس بیزار روپے کی ایک ایکم ایک اسکول کے بارے میں تھی۔ اس کے لئے کمیونٹی نے زمین نہیں دی تھی جبکہ انکوائری کمیونٹی نے یہ رپورٹ دی ہے۔ کہ

(Admissibility) (Admit) . (Raise)

The scheme has not been shown. The file has not been provided to the enquiry Committee. The embezzlement is suspected.

جناب اسپیکر! محکمہ نے بھے صاف لٹکا کر دیا ہے کہ رقم ایکس اور سر نڈر (surrender) میں دوبارہ محکمہ کو دے دیتے گئے ہیں۔ اور یہ استعمال نہیں ہو رہے ہیں۔

عبد الحمید خان اچکزائی - جناب اسپیکر! اس

میں ایک نقطہ ہے۔ کہ بات تو اس الیوان میں ہو رہی ہے۔ کیا اس الیوان کا

استحقاق مجروح ہوا ہے۔ یا گذشتہ ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ ۹
پہلے اس بات کی وضاحت ہو جائے۔

جناب اپنیکر۔
وزیر قانون صاحب کا کیا موقف ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور
جناب والا میں تکینکی بنیاد پر اس کی مخالفت کروں گا۔

میر ظفر الدین خان جمالی۔
جناب والا اس سلسلے میں میری عرض ہے۔ جیسا کہ قواعد انتظام کاری میں ہے۔

Reflection on the character and impartiality of the Speaker in the discharge of his duty. Reflection of the members on the execution of duties.

Reflections on members in the execution of the duties.

Reflection as members serving on a Committees of the House and Reflection on Chairman of the Committee of the House. Statements made in the Courts ; or write petitions or Affidavits filed in Courts are not in or action are not immuned from breach of privilege the action in the House or to the relatives thereof.

جناب اپنیکر! اس صحن میں گزارش کروں گا رولز آف پر سیجر کا سہارا
 یتھے ہوئے عرض کروں گا۔ میں اس وقت اس صوبائی اسیبلی کا ممبر
 تھا۔ اور اب اس انوان میں ممبر ہوں۔ جیسا کہ میں نے رولز آف پر سیجر کا
 قائد پڑھ کر سنایا ہے کہ ہاؤس کا استحقاق محروم ہوا ہے۔ جو اس وقت
 اسیلی کے ممبر تھے اور اب اس ہاؤس کے بھی ممبر ہیں۔ اور بیشتر دوست
 اس المدان میں موجود ہیں۔ اس نکتہ میں اچکنی صاحب کے سوال کا جواب بھی
 موجود ہے۔ جو پیسہ دو بارہ خزانے میں چلا جائے وہ یہیں ہو سکتا ہے؛
 جناب اپنیکر اس کے علاوہ میری ایک اسکیم اپوا انڈسٹریل سینٹر جو سات
 لاکھ روپے کی تھی۔ اس کے بارے میں ہمیں کہا گیا کہ اس میں یعنی ہو گیا ہے

اور اس اسکیم کی تشاںد ہی نہیں کی گئی۔ جبکہ اپو اکی ایک سالانہ رپورٹ میرے پاس ہے۔ اس ایوان میں لمحہ ہے کہ اس بلڈنگ کی بنیاد جناب سے کے آفریدی نے رکھی تھی۔ اور اس بلڈنگ کی اوپننگ (Opening) جناب گورنر محمد حوسی صاحب نے کی تھی۔ انکو اسری کمیٹی کو بلڈنگ نظر نہیں آئی۔ جناب اسپیکر! میری اسکیموں میں کوئی عنین نہیں ہوا۔ میں صرف ان اسکیموں کی تشاںد ہی کی ہے۔ میرے ہاتھ میں کوئی رقم نہیں دی گئی تھی۔ کہ میں جا کر ان اسکیموں پر عمل در آمد کروں۔ لہذا جناب اسپیکر! میری آپ سے گزارش ہے کہ اخبارات میں جو رپورٹ شائع ہوئی تھی اور جو انہوں نے پریس کانفرنس کیا ہے۔ اس کے بناء پر میرا استحقاق مبروح ہوا ہے۔ میں گزارش کرتا ہوں کہ انکو اسری کمیٹی کی رپورٹ منگوا رہا اس ایوان کی ملکیت بنائی اور اس کا ازالہ کیا جائے۔

جناب اسپیکر۔ جب جناب سرور کا کو صاحب

ملک محمد سرور خان کا کسرٹ۔ جناب اسپیکر! اسلام کا بنیادی نقطہ یہ ہے کہ جب تک کسی کو جو ایدھی کا موقع نہ دیا جائے اس وقت تک

الضاف التھاف نہیں ہوتا ہے۔ اس بارے میں ایک پی اے انکو اسری کھینچی کے ممبران تھے وہ ہمارے کسی بھی ممبر کو اپنے ساتھ پروجیکٹ پر نہیں لے گئے۔ آیا وہ آپ کا بنایا ہوا ہے۔ یا کسی اور کابینا یا ہوا ہے۔ اور نہ بھی ہم لوگوں سے انہوں نے معلومات حاصل کی۔ کھینچی نے اپنی پورٹ پیش کی۔ اور اپنے افراد میں ہمارے خلاف الزامات لگائے اور ہمیں عوام کے سامنے بدر نام کیا گیا ہے۔ یہ کتنے افسوس کی کات ہے کہ ایک جسم جو بہت شہود تھا کہ وہ یہاں التھاف کرنے والا یا دیر آدمی ہے۔ انہوں نے بغیر ہم سے پوچھے ہمارے میالیں ایم۔ پی۔ اینڈ کے خلاف الزام لگایا ہے۔ حالانکہ الضاف یہ ہونا چاہیئے تھا، جیسے پچھلے مارشل لارکے دور میں ایک انکو اسری کھینچی قائم کی گئی تھی۔ اس کھینچی نے پہلے نام ممبران کو نڈھا ریا اور انہیں اپنے سامنے بلا کر پوچھا گیا۔ اس کے بعد انہوں نے اپنے وزراء صاحبان سے معلومات حاصل کر کے جن ممبران کے خلاف کیس بتا تھا انہیں عدالت میں لے گئے۔ لیکن ہمیں بجا ہے کہ اس کے بعد انہیں کام پر بڑھانے والے کام کا الزام لگایا گیا۔ میں اس ایوان کے سامنے کھتا ہوں میں جسٹس صاحب اور اس ایوان کی کھینچی کی ساتھ ان کام پر جیکٹس پر جن پر میں نے کام کیا ہے۔ یا کرائے میں۔ ان کو دوبارہ کھلتے

کے لئے تیار ہوں۔ حالانکہ مجھے اس کمیٹی کا رپورٹ ابھی تک نہیں ملی ہے جس کے تحت مجھے بد اعنوان کہا گیا ہے۔ جناب اپنیکر ہمیں کسی نے لفڑی پرے نہیں دیئے۔ ہمیں صرف فنڈر دیئے گئے تھے۔ اور ہم صرف اسکیوں کی نشاندہی کرتے تھے۔ ہم منتخب نمائندے ہیں۔ ہماری حکومت بھی منتخب نمائندوں پر مشتمل ہے اور ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب بھی منتخب نمائندے ہیں۔ لہذا انہیں میران صاحبان کی محنت کرتا چاہیئے تھی۔ اور ان کا یہاں کرتا چاہیئے تھا۔ جبکہ دوسرے صوبوں میں انکو اسری کمیٹی نہیں بیٹھائی گئی ہے۔ ہم نے کیا حرم کیا تھا۔ جیسا کہ جناب ظفر اللہ جمالي صاحب نے فرمایا کہ غلطیاں انسان سے ہو سکتی ہیں۔ جب آپ حکومت میں بیٹھتے ہیں۔ تو انسان سے غلطی بھی سرزد ہو سکتی ہے۔ انسان کوئی فرشتہ نہیں ہے۔ انسان حالات کی وجہ سے کمی کے بھار غلط کام بھی رکتا ہے۔ اگر کسی اور پیدا نہ ہو اسیاں آجاتی ہے۔ تو غلطی ہو سکتی ہے۔ ہم اس معزز ایوان کے معزز ارکین سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ ہماری اس رپورٹ کو استحقاق کمیٹی میں یا اس ایوان میں پیش کریں۔ اگر موجودہ میران یا سابقہ میران بد اعنوان پائے گئے تو ان کو بینک سترادی جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ سب سے بڑا احتساب عوام کرتے ہیں۔ عوام نے میں دوبارہ چتا ہے

جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ ہم سے ملٹن ہیں۔ اور ہم پر اعتاد کرتے ہیں۔ لہذا اس ایوان سے گزارش ہے کہ اس روپرٹ کو محض ایوان میں پیش کریں۔ اسے اسپیشل کمیٹی یا استحقاق کمیٹی کے سامنے پیش کر کے اس کا جائزہ لیا جائے تاکہ اس پر کوئی فیصلہ ہو سکے۔

جناب اسپیکر۔

جی قاب صاحب کو چھکھتا چاہتے ہیں۔

نواب محمد اسماعیل میسانی۔

بنپھری کے اور سیر ظہر اللہ جمالی صاحب نے اپنے استحقاق کے حق میں کافی باتیں لیں۔ خدا ہمارے استحقاق کو نظر بد سے پھانے۔ میں سمجھتا ہوں کہ استحقاق ہمیں مجرموں ہوا۔ اگر ان کا استحقاق مجرموں ہوتا تو وہ ٹریئری بنپھری سے اٹھ کر الوزیریشن کے بنیخز پر آ جاتے۔

جناب اسپیکر۔

جی وزیر قانون۔

وزیر قانون

جناب اسپیکر! اس تحریک استحقاق کے سلسلے

میں آپ کی اس فراغدا منی پر حیضہ ان ہوں کہ آپ نے اس تحریک استحقاق کو اس انداز میں پیش ہونے دیا۔ کیونکہ جیسا کہ اس محترمین نے لکھا ہے کہیہ مورخہ ۱۵ اگست ۱۹۹۰ء

میر ظفر اللہ خان جمالی

جناب اسپیکر! محترم وزیر قانون صاحب

کو اتنا پتہ نہیں کہ وہ اپنے چار الفاظ میں کیا لکھا گئے ہیں۔ کیونکہ ہم نے تحریک پیش کی ہے اور انہوں نے آپ کو لکھا ہے کہ آپ نے اپنی فرمانڈلے کا مظاہرہ لیا ہے۔ یعنی آپ نے ہماری طرفداری کی ہے۔ وزیر قانون اسمبلی میں آپ کے متعلق یہ کہہ رہا ہے۔ میر سے خیال میں اس کے خلاف بھی ایک تحریک استحقاق آجائنا چاہیے۔ جناب اسپیکر! میں اس بات کی آپ سے مولگ چاہوں گا۔

وزیر قانون۔

جناب اسپیکر! میں یہ نہیں سمجھتا ہوں کہ

میر سے الفاظ میں کوئی بھی ایسا انداز ہو گا کہ میں اسپیکر صاحب یا اس اسپیکر کسی بھی طور پر ایسے الفاظ استعمال کروں کہ مجھ پر یہ آئیں جو میں دوسروں کے لئے کرتا ہوں۔ کہ اس سے صاف ظاہر ہے۔ اس کے علاوہ ہمارے بھوپڑاونشل اسمبلی کے رونز میں۔ ان کے تحت بھی

*"Recent occurrence should
be moved immediately".*

Mr. Speaker Sir. It was not moved immediately on 12th April, 1990. That means the mover did not think that it was important and of recent occurrence.

جناب عالی! ہمارا تک استحقاق کا مسئلہ ہے۔ تصور مانی اس جملی اور قومی اسمبلی نویقائیہ ہوتی ہیں۔ اگر ہم استحقاق کی بات کرتے ہیں۔ تو آج یہاں ایوان موجود ہے۔ یہاں تک کہ اس کے ممبروں کی تعداد تک نویقائیہ

ہے۔ اور اس کو بلوچستان اسمبلی لہا جاتا ہے۔ یہ ہر اس ممبر کا استحقاق جو اس ایوان کا حصہ ہے۔ اس پر پر یوں سمجھ موشن آ سکتی ہے ایک ایسا ایوان انیس سو بھائیس سے انیس سو اٹھائی تک تھا۔ اس کا اگر ذکر ہے کہ اس وقت کے کس ممبر کا یا پھر اس ایوان کے بارے میں کچھ جائے تو میں سمجھتا ہوں اور میں اس وقت پڑھ رہا ہوں لیکن میری سمجھتے ہیں نہیں اور ہاہے کیونکہ اس ایوان کے استحقاق کا مسئلہ یہ ہے۔ اس مسئلے میں یہ ذکر بھی کرنا چاہتا ہوں۔ جہاں تک اس روپورٹ کا تعلق ہے تو موجودہ کینیٹ نے چکھلے سال کے شروع میں اپنی میٹنگ میں فیصلہ کیا تھا کہ چکھلے دور کے ایم پی اے فنڈوز کے بارے میں کچھ تحقیقات کرالی جائے اور طریقہ کار کا یہ فیصلہ ہوا تھا کہ ایک ٹھہری تشکیل دنی جائے۔ جو یہ دیکھ کر خواہ کا پیسہ کیسے خرچ کیا گیا۔ اس کو کینیٹ نے منظور کیا۔ اب کیئی نے پہنچ رپورٹ چیف منسٹر بلوچستان کو پیش کر دی ہے۔ غالباً پندرہ ماہ ۷۰ء کو چیف منسٹر صاحب نے پریس کانفرنس میں چونکہ چیف منسٹر صاحب بھی اس پریس کانفرنس میں موجود تھے۔ جس میں کیئی نے اپنی ۳۹th meeting قطعی طور پر پیش کیں ایک سوال کے جواب میں چیف منسٹر سے جب پوچھا گیا کہ آپ اس پر کیا تبصرہ کریں گے۔ تو انہوں نے

واضح طور پر جھاتھا میں اس پر اس وقت تبصرہ کر سکتا ہوں جب اسے مکمل طور پر پڑھ
لوں پہلی ات تو یہ کچیف منشہ صاحب نے اس کو دیکھنے کے بعد اب تک اسے
کپیٹیٹ کے سامنے پیش نہیں کیا ہے۔ لہذا جب یہ رپورٹ کیتیٹ کے سامنے لاائیں
گے تو اس کیپیٹیٹ اس پر غور کریں گی۔ اور یہ سمجھئے کہ اہم مسئلہ ہے۔ اور آیا
اسے ایوان کے سامنے لائے پھر اس پر جو فیصلہ کرے اسی طرف یہ معاملہ
چلے گا۔ یا پھر اگر یہ سمجھتی ہے جیسے دلائل دئے گئے کہ بھائی اس رپورٹ
پر مزید کارروائی نہیں ہو سکتی۔ اور اس پر مزید تحقیقات کرائی جائے۔ مجزہ
کن نے یہاں افسران صاحبان کا احتساب نہیں ہوا ہیں سمجھتا ہوں یہ ان کا
Pre -rogative ہے ہم یہ کیس گے کو سینیک و کمیٹی پر یو شیع کمیٹی کو تجویز
میں سمجھتا ہوں کہ یہ مناسب ہو گا۔ جب کیتیٹ اس کمیٹی کی رپورٹ کو دیکھے اور
کسی قدم اٹھانے کا اختیار نہ دے دیگی۔ علاوہ ازیں مجزہ کن کو اپنے
استحقاق کی خاطر اس مجزہ ایوان میں آواز اٹھانے کا راستہ ہے۔ بلکہ بہت
سے دروازے کھلے ہیں۔ لیکن یہ وقت میں سمجھتا ہوں مناسب نہیں کہ اس
مسئلہ کو اس طریقے سے پیش کیا جائے۔ لہذا امیری گزارش کہ اسے رد فرمایا
جائے کیوں نکہ یہ Time Batted ہے۔ بنیادی طور پر

میر ظفر اللہ خان جمالی -

جناب اسپیکر صاحب!

جواب کا حق محفوظ رکھتے ہوئے میں وزیر قانون کی خدمت میں عرصہ کرنا پچا بتا
ہوں۔ جہاں تک استحقاق کا تعلق ہے۔ تو اس کے لئے وقت کا تعین نہیں
ہوتا۔ یہ تو تھی ہمیں چیز وہ تحریک التواہ ہوتی ہے۔ جس کے لئے
یعنی قدری اہمیت کا حامل واقعہ ہو۔

(مداخلت)

میر سید احمد ہاشمی -

(وزیر قانون) جناب اسپیکر!

مسئز رکن الگروں نمبر ۲۵ دیکھیں۔ اس میں Race all Occurrence (قطعہ کلامی)

میر ظفر اللہ خان جمالی -

Rerogative آپ نے

کی بات کی میں تو *mal-wilya* کی بات کرتا ہوں۔ ۹ جناب والا! وزیر

موصوف خود فرماتے ہیں کہ وزیر اعلیٰ صاحب نے اب تک اس کا معاف نہیں کیا۔ یقیناً اس کے لئے وقت درکار ہے۔ کیونکہ اس کے سورہ Volume ہیں۔ اس وقت یہ۔ پورٹ لینینٹ کے پاس نہیں جا سکتی۔ جناب والا سب سے پہلے میں معذرت کے ساتھ عذر من کروں گا۔ مُحیک ہے۔ وزیر اعلیٰ صاحب بھیت چیف ایگر لیکیو اس صوبے کے ان کے پاس وقت نہ نکلا ہو جیسے میں نے جہا اس سولہ لیم میں موٹے تازے دو یہمنز ہیں کاغذات کا پانڈہ ہے۔ اسی انتاد میں کیمینٹ کی میٹلز ہمی ایک دو مرتبہ ہو چکی ہیں۔ کیا اس وقت کا بینہ اس پر غور نہیں کر سکتی تھی۔ لیکن کا بینہ سورہ ہی تھی؟

وزیر قانون -

جنبد اسپلائر۔ کا بینہ سورہ ہی تھی۔ مجھے اس پر اعتراض ہے۔ بلکہ کا بینہ ا پنے فرالعُن انجام دے رہی ہے۔ میرے خیال میں معذزر کن کو ایسے الفاظ نہیں استعمال کرنے چاہیں۔ جب تک چیف منٹر نے اور کا بینہ نے اسے نہیں دیکھا۔ تو اسی پر کا بینہ یکسے غور کرے گی ۹

میر ظفر اللہ خاں جمالی -

جناب والا اسونا برمی بات نہیں

ہے۔ رات کو سب لوگ سوتے ہیں۔ اور دن کو جا گئے ہیں۔ البتہ یہ اگر دن رات
جا گئے ہیں۔ تو خدا بہتر اس فتن میں عرض کروں گا۔ کہ بارہ اپریل کو اسمبلی
کا سیشن ہوا۔ پتدرہ مارچ کو کافرنس ہوئی تھی بارہ اپریل کو میں چھٹی
مدد تھا یہ بات ان ریکارڈ ہے۔ دوسرا سیشن پتدرہ اپریل کو تھا۔ جب میں آیا
تو سیشن شروع ہو چکا تھا۔ سوال و جوابات ہو رہے تھے اس کے
بعد آج مجھے پہلا دن ملا ہے۔ اسمبلی میں حاضر ہو سکوں۔ اس کے لئے من
نے موشن *Move* کیا ہے۔ جہاں تک وزیر پارلیمانی امور نے فرمایا ہے کہ
یہ *Promtare* ہے اس کو اس وقت پر ہو ملکی تحریک یا سیدکوت تحریک کے پاس
پیش کیا جائے کیونکہ اس میں ابھی تک پکھ لوازمات باقی ہیں۔ جناب والا اس
باد سے میں یہ لہنا کہ یہ رپورٹ پڑھنے بھی ہو ہے۔ تو تکمیل سمجھتا ہوں کہ ہمارا وزیر ہوا
~~کیا~~ ہے ہم نہذ لیہ تحریک استحقاق اس اسمبلی کے فلور پر عرض
کر رکھے ہیں۔ یعنی آپ کے سامنے اور قائد اپوان کے سامنے مجھی اب میں سمجھتا

سہوں چاہے کسی کو برا لگے یا جعل۔ اب تو یہ چیز اسمبلی کے فلور پر پہنچ چکی ہے اس میں اگر وزیر موصوف ملا گل سمجھو جائیں۔ لیکن خدا کر سے کہ وہ خود سمجھیں لیکن انہوں نے ٹکنیل گراؤنڈز میں اس کی مخالفت کی ہے۔ آیا ان کو انہوں نے *postament* لیکن ہم ایک مہینہ میں دن بعد اسمبلی کے اندر اسے لے لئے کہ ہماری آواز اب اگر سو شاید کسی کا ضمیر جاگے۔ جناب والا! ہمارے ساتھ ناخافی ہوئی ہے پریس کے ذریعے۔ جو چیز کا میڈے کے ساتھ میش نہیں ہوئی۔ جس پر وزیر علی نے انہمار خیال نہیں کیا ہے۔ جو چیز اسمبلی تک نہیں پہنچی ہے۔ اس پر کھیٹی بر ملا چوالیس چور بنالیتی ہے۔ اب یہ پتہ نہیں کہ چوالیس چور کون میں اور علی بابا کون ہے ہم نے سمجھا شاید کسی کا اندر بجاگ جائے ...

جواب اسپیکر -

آپ اس کی ایڈ میز اسپلٹ پر بات کریں۔

ہیر ظفر اللہ خان بھالی -

جناب والا! میں ایڈ میز

اسیلیٗ پر ہی بات کر رہا ہوں میں نے پندرہ ماہی بارہ اپریل پندرہ اپریل اور
امتحانہ اپریل کا حوالہ اس لئے دیا ہے۔ کیونکہ مجھے تین تھا کہ۔ (مداخلت)

وزیر قانون -

جناب اسپیکر! معزز رکن اسکی ایڈ میز اسیلیٗ
پر کافی بات کر چکے ہیں۔ انہوں نے جواب کا جو حق محفوظ رکھا ہے۔ مجھے نہیں
معلوم کہ وہ کہنا کیا چاہتے ہیں۔ اور اس وقت جو وہ کہد رہے ہیں، کس قانون کے
تحت کہد رہے ہیں۔ ہمارے ولز کے تحت وہ بات کر چکے ہیں۔ اور میں جواب
دے چکا ہوں۔ اگر میر سے جواب پر ان کو اعتراض تھا۔ تو وہ اس وقت کھڑے
ہوتے اور پہلی آن آرڈر میں ان کو جواب دے دیتا ہوا۔

(مداخلت)

میر ظفر اللہ خاں جمالی -

جناب والا! جب آپ بات کر رہے

ہوں تو ہوا منواہ گھر دی گھر دی پہلی آن آرڈر پر کھڑے ہو رہے ہیں۔
اس بھلی کے آداب کے خلاف ہے۔ حالانکہ میر سے پاس جواز تھا لیکن میں نے
کھا ان کو لکھنے دیں جب میری باری آئے گی۔ تو میں بات کر لوں گا۔

جناب اپ سیکر۔ آپ کی تقریر لمبی ہو گئی ہے۔

میسر ظفر اللہ خان جمالی۔ جناب والا! اگر ہو گیا۔ تو چھر سب کچھ
ہو گیا جو وقت تھا وہ تو گزر گیا۔ جناب اسپیکر۔ اب چھوڑ دیں ایک چیز کو اللہ اللہ خیر
سلئے۔ قصہ ختم اور یہ؟ اگر آپ لگھ میں سے مرد سے نکال دیں تو کیا ہو گا؟ یہ کن جب
ہم باش کرتے ہیں۔ تو آپ بحثتے ہیں ہو گیا۔ جناب اسپیکر۔ آپ کے توسط سے میں
دست بستہ گزارش اپنے قائد ایوان سے کروں گا کہ پرانا ہاؤس یا پرانی اسمبلی
دو سال ہوئے چلی گئی۔ ابھی کچھ لوگ باقی رہ گئے ہیں۔ یہ حال قائد ایوان اب یہاں
ہر باری اسمبلی کی کمیٹی مقرر کی جائے۔ اسے پریمیو بلیج کمیٹی کے ہاس کے جانے دیجئے۔
پریمیو بلیج کمیٹی کے ممبران۔۔۔۔۔ اختر صاحب (سیکرٹری اسمبلی) ابھی سے
سو ہلار ہے ہیں۔ کہ کمیٹی میں نہیں جانا چاہیئے۔ لیکن میں کہتا ہوں اسے جانا چاہیئے
اس کے بعد اسمبلی کی کمیٹی ہے۔ اسمبلی کے ممبران ہیں۔ جو مرضی ہے فیصلہ کریں
بے شک ہمیں اختراض نہیں ہے۔ اور اسی طریقہ سے میں پریس میں چلتا ہے

تو چلا تے رہیں۔ آپ کے لئے ڈی پی آر کافی میرے خیال میں ڈی پی آر خود
ہنیڈ آؤٹ دیتا رہے گا۔ اور ہم پڑھتے رہیں گے۔ اور سنتے رہیں گے۔

میسر صابر علی بلوچ ح۔

جناب اسپیکر۔ میری روشنگ سن لیں۔ (قطعہ کلامی)

میسر صابر علی بلوچ ح۔

جناب اسپیکر۔ مجھے یقین ہے
اس بات کو حسب سابق اور حسب ضرورت (قطعہ کلامی)

جناب اسپیکر۔

ابھی تک یہ بحث کے لئے ایدھست نہیں
سمیں۔ کسی چیز پر بات کرد ہے ہیں۔

میسر صابر علی بلوچ ح۔

میں ایک شاندیہ سزا چاہتا ہوں۔

جناب اپنیکر۔

نہیں آپ نہیں کر سکتے۔

میسر صبح علی بلوچان -

جناب والا! محترم رکن نے اجھی کی تقریر

مینیٹری Parlimentary Affairs کے بارے میں Immature اس بارے میں آپ کی رو لگ چاہتے ہیں۔ یہ بڑی امپارٹمنٹ بات ہے۔ اگر وہ Immature ہیں تو پتہ نہیں اس سے کتنی حرکتیں ہوتی۔ ہی ہوں گی۔؟۔

جناب اپنیکر۔

اب میں اپنی رو لگ دیتا ہوں:-

جس کا تحریک استحقاق کے متن سے ظاہر ہے۔ ایک بی اے فنڈ کی صحیقتوں کے چیئرمین نے اپنی رپورٹ کی خاص خاص بائیس اخبار والوں کو ۱۳ مارچ ۱۹۹۰ء کو بتایا۔ جو ۱۵ مارچ ۱۹۹۰ء کے جنگ کوئٹہ میں شائع ہو یہ میں محض اراکین کو چاہیے۔ تھا کہ وہ یہ تحریک استحقاق اسمبلی کے موجودہ سیشن کے پہلے

لدن ۱۲ اپریل ۱۹۹۰ء کو پیش کرے۔ اس بناء پر اس تحریک کا معاملہ حال ہی میں و قوع نہیں ہونے والے کسی خاص معاملہ سے نہیں تصور کیا جاسکتا۔ نیز اس تحریک میں ایک سنتہ یادہ معاملات کا ذکر لیا گیا ہے۔ اس وجہ سے تحریک میں مذکورہ معاملہ ایسا نہیں ہے جس میں اسمبلی مداخلت کر سکے۔ لہذا میں تحریک کو قائدہ ۲۵ (۲) اور (۲) کے تحت خلاف ضابطہ قرار دیا ہوں۔

میر ظفر اللہ جمالی -

جناب اسٹریکٹر! میں بارہ اپریل کو ایوان سے رخصت پر تھا۔ یہ بات ایوان کے ریکارڈ پر ہے۔ میں بارہ تاریخ کو رخصت پر ہوں۔ اور میری ایوان سے رخصت منظور ہوئی ہے۔ میں اس تاریخ کو کس طرح تحریک استحقاق پیش کر سکتا تھا۔ اور آپ نے صرف اس بنیاد پر اس کو رد کر دیا ہے۔ یہ غلط ہے۔

ونیر قالون و پارلیمانی امور -

جناب والا! جن دیگر افراد کا ستحقاق مجروح ہوا تھا وہ تو یہاں موجود تھے۔

میر ظفر اللہ جمالی -
جناب والا! اس بات پر میں الجان سے ٹوکن

واک آؤٹ کرتا ہوں۔

(معزز رکن کے ساتھ چند اور معزز ارکان بھی واک آؤٹ کر گئے)

میر محمد ہاشم شاہوی -
جناب والا! امیری تحریک

التواء نہیں اس کے بارے میں کیا ہوا؟

جناب اپنے سیکر -
وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیامنی امور -
جناب اسپیکر! جیسا کہ

میں تھے اس روز زکر ارشد کی تھی کہ وائیس چانسلر صاحب اسلام آباد تشریف لے لیجئے
ہیں۔ کیونکہ وہ یہاں پہنچنے میں تھے۔ ان سے بات چیت نہیں ہو سکی ہے۔ جب
تک وہ واپس تشریف نہیں لاتے ہیں معلومات حاصل نہیں ہو سکتی۔ بعد

میں ان سے معلومات حاصل کر کے مطلع کر دیں گے۔

تواب محمد اسلم رئیسیانی -
جنب والا : کیا اس کو روک آؤٹ
کر دیا ہے۔ ۹۔

جناب اسپیکر - نہیں ملتی رکھیں گے۔

تحریک التواہ منبر ۱۱

سردار شناہ اللہ ذہبی -
جنتب اسپیکر ! آپ کی اجازت سے میں
قدھرہ منبر ۱۱ کے تحت آج ایک اہم اور فوری اہمیت کے حاصل مسئلہ پر اس
الہام کی توجہ دلا فاچا ہتا ہوں۔ مسئلہ یہ ہے کہ خپلدار، باغبانہ موضع ہر کے
غیر بیب حوالہ کی اراضیات جو ان کی اپنی ملکیت ہے۔ عوام کو معاوضہ دیئے بغیر حکومت
اپنے من پنداشہ کو جسمیں حکومتی پارٹی کے لوگ شامل ہیں۔ کوالاٹ
کیا بجا رہا ہے۔ جس سے عوام میں بے ہیئتی پائی جاتی ہے۔ اس فوری اور اہم

اہم مسئلہ پر ایوان کی کارروائی روک کر بحث کی جائے۔

جناب اسپیکر! تحریک التواریخ پیش کی گئی یہ ہے کہ

میں قاعدہ سنبھال کے تحت آئٹ ایک اہم اور فوری اہمیت کے حامل مسئلہ پر اس ایوان کی توجیہ دلانا چاہتا ہوں۔

مسئلہ یہ ہے کہ خفیہ ادارہ باعہاز موضع گھر کے غریب عوام کی اور خیانت جوان کی اپنی ملکیت ہے۔ عوام کو معاوضہ دیئے بغیر حکومت اپنے من پسند افراد کو ہبھیں حکومتی پارٹی کے لوگ شامل ہیں۔ کوالات کیا جا رہا ہے جس سے عوام میں بے چینی پائی جاتی ہے۔ اس فوری اور اہم مسئلہ پر ایوان کی کارروائی روک کر بحث کی جائے۔

جناب اسپیکر! — سردار شناہ اللہ زہری اپنی تحریک التواریخ کے بارے میں مختصر و مذاقت بر سکتے ہیں۔

سردار شناہ اللہ زہری! — جناب والا جیسا کہ آپ

کو معلوم ہے کہ میں پہلے بھی اس فوری اور اہم مسئلہ کے بارے میں بھیجا

ہوں۔ مجھے یہ بھی پتہ ہے کہ وزیر پارلیمانی امور اس کو رجیکٹ کر دیں گے
بہر حال میں اس کے متعلق کچھ لہرہ دینا چاہتا ہوں پچھلے اجلاس میں بھی میں نے
اس قسم کی تحریک التواریق اعده پیش کی تھی۔ اور وہ بھی باعذان کی متعلق تھی۔
اس کو بھی آپ لوگوں نے رجیکٹ کر دیا تھا۔

اب موجودہ حکومت باعذان علاقہ کھر کے غریب عوام کی اراضیات
پر قبضہ کر رہی ہے۔ یہ غریب لوگ جو ان اراضیات پر گزارہ کرتے ہیں۔ وہ
سیلا ب شبید میں آیا ہے۔ کہ موجودہ حکومت نے یہ کہا ہے کہ باعذان میں جو
اراضیات ہیں۔ وہ حکومت کی ملکیت ہیں۔ مجھے معلوم نہیں ہے کہ پہلے بھی
خندار کے عوام کی اراضیات چینی گئی ہیں۔ غریب لوگوں کو بے گھر کیا گیا ہے
غریبوں کو گھر بنانے نہیں دیا گیا ہے۔ اب پندرہ ملین روپ روپ باعذان کے
علاقے میں اس قسم کی کارروائی کی جا رہی ہے۔ میر سے سمجھ میں نہیں آتا
ہے۔ کہ جمال الدان کے لوگوں کے ساتھ اس حکومت کی کیا دشمنی ہے۔ ویجہ
کیا ہے کہ جب بھی کوئی حکومت کارروائی کرتی ہے۔ تو اس کی نظر جمال الدان
کے لوگوں پر کیوں پڑتی ہے۔ پہلے والی حکومتوں نے ہم پروفوج کشی کی ہے۔

جناب اسپیکر -

تحریک التواد پر سخت نہ کریں۔ اس کی

منظومہ ہونے کے لئے کچھ مجبین۔

سردارنا اللہ زمیری -

جناب اسپیکر، میں اس طرف تو آ رہا ہوں

ہم پر فوج کشی کی گئی ہیں مارا گیا خدا خدا کر کے ان سے جان چھوٹی اور
ہم نے شکر ادا کی کہ اب بلوچستان میں ایک مقامی اور قوم پرست حکومت
پر سراقتدار آئی ہے۔ ہمارے غریب لوگوں کا تحفظ ہو گیا ہے۔ جو بھلی
حکومتوں نے غلیطیاں کی ہیں ان کا ازالہ کیا جائے گا۔ لیکن ہم بے تاریخیں۔ پچھلی
حکومتوں کی ازالہ سے بھی۔ مگر اب دوبارہ کارروائی دھڑائی جائز ہے
اور اب ہمیں میستوں میں والا جارہا ہے۔ خضدار سے پندزہ کھو میڑ دور باغناز
کے لوگوں کی اراضیات حکومت نے چھینی ہیں۔ اور اپنے نام پر الٹ کی ہیں
میسری حکومت وقت سے درخواست ہے۔ ان کی زمین واپس کی جائے
اور اگر ان کو زمین واپس نہیں کی جاتی ہے۔ وہ بھوک اور افلاس کی

موت مرجائیں گے۔ اور وہاں کے لوگوں میں بڑی بے چینی ہے۔ وہ
وہ پریشان ہیں۔ میری گذارش ہے کہ اگر ان کو زمین واپس نہیں کی جاتی
ہے۔ تو ان کو معادنہ دیا جائے۔ شکر یہ۔

جناب اسپیکر۔

اب وزیر قانون و پارلیمنٹ امور

اس کا جواب دیں گے۔

وزیر قانون و پارلیمنٹ امور۔

جناب والا حکومت

کے علم میں اب تک ایسی بات نہیں ہے کہ زمینیں حکومت لے رہی ہے
اور کسی کے حوالے کر رہی ہے۔ ہمارے علم میں جو بات ہے وہ یہ ہے
کہ سیبی میں چیف منسٹر بلوچستان نے یہ اعلان کیا تھا۔ جو زمین حکومت
بلوچستان کی ہے۔ Estate land ہے۔ اس زمین کو اسکی علاقے
کے لوگوں کو الات کر سے گی۔ جو غریب ہیں جن کے پاس کوئی ذمہ
نہیں ہے۔ جناب والا یہ پر اسیں بھی چاری ہے۔ لیکن اب تک اس
سلسلہ میں بھی سو یو نیور یکارڈ ہے یہ دیکھا جا رہا ہے۔ کس ضلع میں کون

اسی زمین ایسی ہے۔ جو *Land and Rule* آگئی ہے اور کنتی، اس علاقے کے لوگوں میں تقسیم کی جا سکتی ہے۔ جن کے پاس اس وقت کوئی ملکہ از میں کا نہیں ہے۔ جناب والا! میں آپ کے تسلط سے معزز رکن کو یہ یقین دلاتا ہوں ایسی کوئی کارروائی نہیں ہو رہی۔ اگر ان کے علم میں ایسی بات ہے۔ اور کوئی ایسا ثبوت ہے۔ تو وہ حکومت کے ساتھ لایں حکومت فواؤ کارروائی کرے گی۔ حکومت غریب کی زمین نہیں لے رہی۔ جیسا کہ انہوں نے اپنی تحریک میں لہلکا۔۔۔۔۔

سردار شنا، اللہ زہری — (پوائنٹ آف آف آرڈر) جناب والا ایں

پوائنٹ آپ پر بات کر رہا ہوں۔ آپ ذرا میری طرف توجہ دیں۔ جناب وزیر صاحب جس طرح آپ نے بات کی مجھے معلوم تھا کہ آپ ہی کھین گے۔ کہ مجھے معلوم نہیں ہے۔ لیکن میں آپ پر یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ آپ ڈی سی صاحب اور گمشد صاحب سے پہچھہ لیں۔ کہ ہمارا بھائی اور کس کس علاقے میں انہوں نے غریب لوگوں کی زمینیں چھینی میں۔ اسی زمین دینے کا یک فائدہ کہ ایک آدمی کا حق مار کر دوسرے سے آدمی کو دے دیا جائے۔ ایک بھروسے کے کو جھوکا

رکھ کر دوسرے کو کھانا کھلایا جائے۔ ایک کو بے گھر لیا جائے اور دوسرے
بے گھر دیا جائے۔ اس سے بہتر ہے کہ کسی کو یہ زمینیں نہ دی جائیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور۔

جناب اسپیکر! میں آپ کے

توسط سے اس ایوان کو واضح طور پر یہ پیش کیا ہتا ہوں کہ موجودہ حکومت نے
دی سی یا کمشنر کو قطعاً یہ ہدایات نہیں دیں کہ کسی کی زمین چھین کر کسی
اور کو الٹ کر دیں۔ اس میں کوئی حقیقت نہیں ہے۔

سردار شناہ اللہ زہرا سری۔

جناب والا! میں آپ کو

یہ واضح ثبوت دیتا ہوں کہ خصدار کے علاقے میں آپ کی حکومتی پارٹی کے لوگوں
کو آپ کی انتظامیہ سے چالیس دہائیں ایک شخص کو الٹ کی ہیں۔ اس کا میں
آپ کو واضح ثبوت دیتا ہوں اور دون گاہ۔

سرڑا اسپیکر

اسکا پر میری روشنگ ہے کہ ..

جیسا کہ تحریک کے متن سے ظاہر ہے کہ اس معاملہ کا تعلق پورے

صوبے سے نہیں ہے۔ بلکہ ایک پھر تھے گاؤں سے ہے۔ اس لئے یہ معاملہ اتنی اہمیت کا حامل نہیں تصور کیا جاسکتا ہے۔ اس کے علاوہ اس تحركیک کا تعلق ایسے معاملے سے نہیں ہے۔ جو حال ہی میں وقوع پذیر ہوا۔ کارروائی کافی عمر صدر سے جاری ہے بناء پر اس تحركیک کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و اقتضایات کا راجحہ ۲۳ سے ۱۹، قاعدہ ۲۲ سے (ب) کے تحت خلاف ضابط قرار دیا ہو۔

جناب اپنیکر۔ اب الگی تحریک التواریخ ہے۔

سینئر ۱۲ اچو نکہ تحریک نمبر ۱۲ - ۱۳ میں ایک ہی نزعیت کی ہیں۔ مسٹر ہاشم شاہ ولی پیش کر دیں۔

میر محمد یا ششم شاہزادی۔

جناب اسپیکر! آپ کی اجازت

سے میں بہ تحریک التوا پیش کرتا ہوں کہ :
حالیہ واقع سورخہ ۱۴۹۷ء میں ایک انک واقعہ پیش
ایا اور میں معترض یوں کی توجہ اس جانب دلانا چاہتا ہوں کہ پیش کا بحث پر

دہشت گروں کے حملے کے تیجہ میں بے گناہ ایک لیپکھر اڑلاک ہو گیا۔ اور دو انواد ہو گئے۔ دہشت گروں کا مقصد کالج کے پرنسپل کو انواد کر کے اپنے ساتھی کو پھر انے کے لئے سودا بازی کرنا تھا۔ تعلیمی اداروں میں دن دھارے اس قسم کے واقعات روزمرہ کا معمول بن گئے ہیں۔ جن کی پر زور مذمت کی جاتی ہے۔ اور میں اس محرز الیوان سے درخواست کرتا ہوں کہ اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم واقعہ پر بحث کی جائے۔

جناب اپنیکر۔

تحریک التوا ہجومیں کی گئی۔ وہ یہ ہے کہ
حالیہ واقعہ مورخہ ۲۱ اپریل ۱۹۴۷ء میں ایک المذاک واقعہ پیش آیا۔ اور
میں محرز الیوان کی توجہ اس جانب ملانا پاسانتا ہوں کر پیشین کالج پر دہشت
گروں کے حملے کے تیجہ میں بے گناہ ایک لیپکھر اڑلاک ہو گیا۔ اور دو انواد
ہو گئے۔ دہشت گروں کا مقصد کالج کے پرنسپل کو انواد کر کے اپنے
ساتھی کو پھر انے کے لئے سودا بازی کرنا تھا۔ تعلیمی اداروں میں
دن دھارے اس قسم کے واقعات روزمرہ کا معمول بن گئے ہیں۔
جن کی پر زور مذمت کی جاتی ہے۔ اور میں اس محرز الیوان سے درخواست

کرتا ہوں کہ اسمیلی کی کارروائی روک کر اس اہم واقعہ پر بحث کی جائے۔

مولانا حمد مدارس حادثہ تھوڑتی۔

جناب والا! جہاں

تک پشین کے واقعہ کا تعلق ہے۔ اس کے بازے میں دعا بھی ہر چیز ہے اور قسراء دار بھی پاس س ہر چیز ہے۔ اس واقعہ کی جتنی بھی زیادہ مذمت کی جائے۔ کسم ہے۔ اب پشین کے واقعہ کے بعد کوئی شہر میں جہاں مہاجریں کے دینی مدارس ہیں۔ ان دینی مدارس کی ناک بندی کی گئی۔ واقعہ پشین میں ہوا ہے اور گر خاریاں ۔۔ (دخلت)

جناب اپنی بکر۔

مولانا صاحب آپ بیٹھیں ابھی یہ تحریک

منقول نہیں ہوئی۔

محمد ہاشم خان شاہزادی۔

جناب والا! مورخہ ۷ اپریل

کا واقعہ حقیقت میں ایک بڑا اور دردناک واقعہ ہے۔ کیونکہ بڑی مدت بعد اور بڑی قربانیوں کی بعد بلوچستان میں یونیورسٹی اور کالج کھولے گئے

آنے اپنے ہمسایہ ملک سے آنسے والے لوگوں کو انسانی مہمروزی کی بنیاد پر
یکپیوں سے لے کر انہیں ہم نے اپنے شہروں تک آباد کیا۔ لیکن ان کی
آبادی کا مقصد ہرگز یہ نہیں تھا کہ وہ ہمارے اندازوں نی اور فاتی مسائل میں بھی
دخل انداز ہوں۔ محل کا واقعہ سیرے خیال میں اسی قسم کے دیگر واقعوں کی ایک
امہم کسری ہے۔ جناب اسپیکر! نماز کے لئے آذان ہو رہی ہے۔

جناب اسپیکر۔ آپ ایک منت کے لئے خاموش ہو چکے ہیں۔
جناب اسپیکر! محل کے اس واقعہ میں پروفیسر محبوب شاہ فوت ہو گیا
اور پروفیسر عبداللہ اور پروفیسر شیخ اللہ خان اغوا رہو ٹے۔ اگر معاشرہ
میں اس قسم کے حالات اور اسی قسم کے واقعات پر کڑی نظر نہ رکھی
جائے۔ تو ان واقعات میں روز بروز اضافہ ہوتا جائے گا۔ جناب اسپیکر!
اس اتنے معاشرہ کے معمار ہیں۔ ان کی حفاظت ہمارا اولین فرضی ہے۔
سبھتاءں کہ حکومت امن و امان قائم رکھنے میں ناکام ہو چکی ہے۔ یا اس
حکومت کو ناکام سر نئے کی ایک منظم سازش کی جامہ ہی ہے۔ لہذا اس اہم
نوجیت کے سلسلہ پر اسلامی کی کارروائی روک کر باقاعدہ بحث کی جائے

جناب اسپیکر۔ جی وزیر قانون آپ کچھ بتائیں گے۔

وزیر قانون۔ جناب اسپیکر! اس تحریک کے نتیجہ مہرست کو
بھی ہیں۔ اگر وہ کچھ فرمانا چاہتے ہیں۔ تو پہلے
مورے Co-move &c.
فرمائیں۔۔۔۔۔

جناب اسپیکر۔ جی مناء الدین سہری صاحب۔

سردار شناہ اللہ زمہری۔ جناب اسپیکر! جیسا کہ میرے
دوست میر باشم شہزادی صاحب نے فرمایا کہ اساتذہ قوم کی معمار جوتے
ہیں۔ ہمارے معاشرے میں اساتذہ کا ایک مقام اور ان کی ایک عدت ہے۔
مجھے انہوں کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ آج کے اس جمہوری دور میں اساتذہ
کی عزت نہیں کی جاتی ہی ہے۔ جس کی وجہ سے مل کا واقعہ دفعہ پذیر ہوا۔

یہ ایک اہم اور ضروری مسئلہ تھا کہ ہم اس پر تحریک التوا پیش کر کے جناب اپنیکر اپنے کھلے اجلاس میں میں نے ایک قرارداد افغان مهاجرین کے متعلق پیش کی تھی۔ میر سے دوست منشہ صاحب جسما کہ پہلے بھی ہماری تحریکوں کو نامنظور رکھے ہیں۔ اس طرح اس قرارداد کو بھی نامنظور کیا گیا۔ اس وقت میں نے اس بات کی نشاندہی کی تھی کہ اگر آج آپ اس مسئلہ پر توجہ نہیں دیں گے۔ اور افغان بجاہدین اور مهاجرین کو شہروں سے باہر کیپوں میں شغل نہیں کریں گے۔ تو ایک دن ہمیں یہ بھی دن دیکھنا پڑے گا۔ جیسے سنہ اور کراچی میں سور ہا ہے۔ جہاں فوجی بکترینڈ گاؤں میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ اور لوگوں کیاں گیٹ سے لکھتی ہیں تو ان کے پرس تک چیک کیجئے جاتے ہیں۔ اگر اس طرح کے حالات ہمارے صوبے میں رہے تو اس سے بڑی بڑی باتیں ہوں گی۔ جہاں تک مجرموں کی گرفتاری کا تعلق ہے۔ اس سلسلے میں میری آپ سے گزارش ہے کہ ہمیں کا پڑبھنخنہ کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ ہمارا پرانگان بجاہدین کے دو دفتر ہیں۔

مولانا لوز محمد فرمید بلڈریات۔

سنہ ۱۹۷۰ء میں بچوں اتفاقات

ہو رہے ہے۔ حکومت کو تپہ ہے کہ انہیں افغان مجاہرین نے نہیں بلکہ مقامی لوگوں نے پیدا کیا ہے۔ (مداخلت)

جواب اسپیکر۔

جمی شاہ اللہ ز سہری صاحب۔

سر واشرناء اللہ ز سہری۔

جناب اسپیکر: میں کہہ رہا تھا پڑوں خرچ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اور نہ ہی ہمیں کا پڑو بھیجنے کی۔ یہاں پر افغان جماہرین کے دو دفتر ہیں۔ حکومت ان کو نوٹس دے اور سختی سے انہیں کہ آپ ہمیں بھار سے آدمی پہنچا دیں۔ اگر آپ انہیں نہیں پہنچائیں گے۔ تو آپ کے پوری بستر باروڑ سے باہر پہنچیں رہیے جائیں گے۔ دیکھیں وہ کس طرح آپ کو آپ کے آدمی نہیں پہنچائیں گے۔ جہاں تک محبوب شاہ کا قتل ہے۔ یہ بہت افسوسناک واقعہ ہے۔ ایسا سمجھیں کہ یہ محبوب شاہ کا قتل نہیں ہوا ہے۔ بلکہ سارے بلوپتیان کے اساتذہ کا قتل ہوا ہے۔ اس طرح اگر تعلیمی اداروں عنزہ گردی جاری رہی اور قاتل رہنا تے پھرتے۔ ہے تو میں نہیں سمجھتا ہوں کہ

پہ حالات بہتر ہوں گے۔ بلکہ اب تر سے اب تر ہوتے چلے جائیں گے۔ جہاں تک
ہمارے مولوی صاحب نے فرمایا کہ انہیں معلوم ہے کہ وہ مقامی باشندے ہیں
جنہوں نے یہ کام کیا ہے۔ جب انہیں معلوم ہیں۔ اور وہ اس ایوان میں بھتے
ہیں کہ وہ ہمارے مقامی باشندے ہیں۔ تو وہ انہیں مہربانی فرمائے پکرووا
دیں۔ آپ ہمہ جریئن کی اتنی طرفداری کرتے ہیں۔ اگر آپ افغان ہمہ جریئن
یا بجاہیں کے نمائندے ہیں۔ تو آپ بتاویں اور اگر آپ کو پاکستان کے
خواں نے منتخب کیا ہے اور اسمبلی میں بھیجا ہے۔ تو آپ ہیں یہ بتائیں۔
جناب اسپیکر۔ شکر یہ۔

جناب اسپیکر۔ جناب سرور خان کا رہ صاحب۔

ملک محمد سرور خان کا کھڑا۔

جناب اسپیکر۔ کسی بھی

بے کناہ انسان کا قتل انسانوں کے لئے بڑی تکلیف دہ اور انہوں ناک بات ہوتی
ہے۔ جہاں تک کل کے واقوہ کا تعلق ہے۔ میں نے گذشتہ اجلاس میں آپ
کے توسط سے قائد ایوان سے گزارشی کی تھی کہ ایک سال گذر چلا ہے۔ صوبے

کے امن و امان کے مسئللوں پر بحث کے لئے اسمبلی میں پکھ گھنٹے دن خصوصی کے جائیں۔ تاکہ تا آمیران اپنے خیالات کا اظہار کر سکیں۔ پشین کا علاقہ افغانستان کے بارڈر سے ملا ہو ہے۔ یہ کھو بارڈر ہے۔ اس لئے لوگ آسانی سے ڈریڈھ دو گھنٹے میں بارڈر پاس کر لیتے ہیں۔ جمال ملک جناب شناہ اللہ نہ ہری صاحب نے افغان مہاجرین کے متعلق لہا۔ میں ان کو یہ لہنا چاہتا ہوں کہ افغان مہاجرین نہ قائل ہیں اور نہ ہی ڈاکو۔ اپنے برے نہ صرف ہم میں ہیں۔ بلکہ ساری دنیا میں ہیں۔ سارے افغان مہاجرین کو برائ جلا کرنا اچھی بات نہیں ہے۔ جناب اپنیکر، میں آپ کی توسط سے قائدیوان سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ کسی بھی دن اس واقعہ پر بحث کے لئے ایک در گھنٹہ مخفق کریں۔ تو نہ مادہ بہتر ہو گا۔ پشین میں بعض ایسے گروہ ہیں جو دشہت گرد ہیں۔ کئی جہنوں پر انہوں نے گاڑیاں چڑائی ہیں۔ اور کئی لوگوں کو قتل کر چکے ہیں۔ پشین میں گذشتہ یعنی چارہ بیس میں حکم چکیس تیس قتل ہو چکے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ پشین میں ہے۔ آئی۔ لی۔

(Joint Interrogative Team)

چاہئے۔ جو اسی وقت ان لوگوں کو چیز بھی کریں ان کے خلاف تفتیش کریں۔ اور ان کو عدالت ملک بہبیجا میں۔ جہاں تک پشین انتظامیہ کا تعلق ہے۔ وہ اس

بوجہ کو اتنی جلدی برواشت نہیں کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ اسپیشل اسکواڈز ہوں۔ دہشت گزدوں کے خلاف نیز جی فی آئی ہوں لی چاہیے۔ تاکہ مقدمات اور لیس عدالت میں پیش ہوں۔ یہاں تو حالت یہ ہے کہ آپ دیکھیں آج چوتھی قتل کرتا ہے۔ کل اس کی ضحافت ہو جاتی ہے۔ اور وہ چھوٹ بھی جلتے ہیں۔ اس کی مثالیں موجود ہیں۔ میں لختا ہوں ان لوگوں سے کب تک ترمی برقرار جائے گی۔ مُرُّا ہبیو نل بتا کر ان کو سرزائیں دی جائیں۔ اس بارے ڈوپٹ نل کمپنی سے بات کی تھی۔ اور آپ کے سامنے بھی یہ بات رکھتا ہوں۔ جب تک پیشیں میں آپ اسپیشل اسکواڈ نہیں بنائیں گے۔ جن لوگوں نے افغان مہاجرین کے کیپوں میں جا کر پناہ لی ہے۔ ان میں لوگ لوگ بھی شامل ہیں۔ حناب والا ای یہاں افغان مہاجرین ہیں۔ دہان لاقا لوز نیت موجود ہے۔ لمبدا یہاں افغان مہاجرین آباد ہیں۔ یعنی پیشیں، لورالائی، لفٹلی ٹرولپ وغیرہ کے کیپوں میں آپ الگ الگ اسپیشل مُرُّبیو نل قائم کریں۔ جوان کو وقت پر کردی سزا دے سکیں۔ جب تک یہ نہیں ہو گا۔ ہم یہاں جتنی سمجھت بھی کرتے رہیں۔ اس سے کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔۔۔ (مدائلت)

میسر صابر علی بلوچ -

جناب آپ سے درخواست ہے کہ

نماز کا وقت مہر گیس ہے۔ آپ سے درخواست ہے کہ ہمیں نماز کا وقت گذرنا رہ جائے آپ الیوان کی کادر والی پسندیدہ منٹ کے لئے ملتوی کر دیں۔ حالانکہ یہ مطالبہ بیو لانا صاحبانِ کھنڈ سے ۲ تا پھا ہیسے تھا۔ لیکن وہ تو شوق وزارت میں مدھوش ہیں۔ ان کو نماز کا فیال صحیح نہیں آ رہا ہے۔

عنایت اللہ خان باز لئی -

جناب اسپیکر اخراج

کے لئے کافی وقت ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور -

جناب اسپیکر۔ مل کے

اس واقعہ پر اور خاص طور پر سید محبوب شاہ کی ہلاکت پر حکومت کو بڑا افسوس ہوا۔ مل تھی جب کشتہ سے اس سلسلہ میں رابطہ قائم کیا گیا۔ انہوں نے ابلاغ دی کہ اس پلی اور اسٹینٹ کشتہ مجرموں کے تعاقب میں ہیں۔ اور یہ

حقیقت اخہارات میں بھی آچکی ہے۔ کہ ایک شخص جو جسے چند روز پہلے فنڈر کیا گیا تھا۔ وہ ڈرگز کا کاروبار تراویح اور سندھ پولیس کو بھی مطلوب تھا۔ لہذا اس کو ہمارا کادر والی کر کے سندھ پولیس کے حوالے کر دیا گیا۔ رسی ایکشن میں آ کر اس کے والد نے پانچ چھوٹے افراد لے کر کا بیچ پر جلد کر دیا۔ شاید اس کا مقصد یہ تھا کہ کافی کے پرنسپل کو انغواہ کیا جائے۔ وہاں پر لیکھر ز موجود تھے انہوں ان پر قشید کی فائزگی سے سید محبوب شاہ ہلاک ہو گئے۔ جبکہ دو دیگر لیکھر ز عبد السلام کا سی اور شفیع اللہ کو وہ اپنے ساتھ انوار کر کے لے گئے ایس پی کی سر برآ ہی میں اسے سی یونیورسٹی کی ملک لے کر ان کے تعاقب میں بار ڈر کی طرف گئے ہیں۔ تاکہ وہ کہیں بار ڈر پار نہ کر پائیں۔ ان کی گرفتاری الشاء اللہ ہو جائے گی۔ اور انہیں وہی سزا دی جائیگی۔ جس کے وہ مستحق ہیں۔ حکومت کو نہ صرف اس واقعہ پر افسوس ہے۔ بلکہ ایسے واقعات جہاں کہیں بھی ہوں گے۔ جہاں کوئی معصوم شہری ہلاک ہو جائے۔ یہ حکومت کا بنیادی فرض ہے کہ عوام کی حفاظت کرے اور انہیں تحفظ فراہم کرے۔ جناب والا! جیسا کہ آپ جانتے ہیں اور یہ ایوان واقف ہے کہ حکومت بلوچستان کی پوری کوشش ہے۔ کہ ہر جگہ امن عامر کے مسئلہ

پر قابو رکھا جائے۔ جیسے واقعات ہوتے ہیں۔ فوری طور پر وزیر اعلیٰ اور وزراء اس کا لٹک لیتے ہیں۔ اور ہماری ایڈمنیسٹریشن کی بھی اپنے وسائل کے اندر رہتے ہوئے فوری طور پر کوشش ہوتی ہے کہ اپنے مجرموں کو گرفتار کیا جائے۔ اور انہیں قابو کیا جائے یہ بھی کوشش کی جا پہلی کہ ایسے واقعات نہ ہوں۔ جیسا معزز رکن نے گھنکہ ہمسایہ حکومت سے جب سے ہمارے ہاں مہاجرین آئے ہوئے یہ حقیقت ہے کہ کافی یوجہ ہم پر پڑتا ہے، اس تدارک کرنانہ صرف کوئی شہر میں بلکہ پیشین میں بھی جہاں جہاں یہ آباد ہیں وہاں حکومت پر کوشش کرتی ہے کہ ان پر قابو رکھا جائے اور امن حامہ کا مسئلہ پیدا نہ ہو آپ کے توسط سے میں ایوان کے معزز اراکین کو یقین دلاتا ہوں کہ صوبائی حکومت تحریک نہ میں کوشش کر رہی ہے، کہ ایسے واقعات نہ ہوں۔ اور مجرموں کو گرفتار کر کے ایسی سزا دی جائے کہ جس کے وہ مستحق ہیں۔ جناب اپنیکر! اس یقین دہانی کے ساتھ میں امید کرتا ہوں کہ معزز رکن اس تحریک المواه پر زور نہیں دیں گے۔

— شکریہ —

میر ظفر اللہ خان جمالی -

جن ب اسپیکر۔ پھونکہ میں بھی

اس تحریک التوا پیش کرنے میں ایک فریق تھا۔ لیکن نہ معلوم اپنے
کس خیال سے بھے نظر انداز کر دیا۔ اگر بھے موقع دیا جائے۔
تو ہر سر سو گا۔

جناب اسپیکر -

اس پر کافی بحث ہوئی ہے۔

میر ظفر اللہ خان جمالی -

جناب والا! پھر آئندہ

کے لئے کوئی تحریک نہیں دیا کریں گے۔ آپ فکر نہ کریں۔ لیکن میں بھی
(Co-mover) اتحا اگر آپ اجازت دے دیتے اس لئے کہ دیگر ساتھیوں
نے جو اس تحریک التوا کے (Co-mover) تھے وہ اظہار خیال کر پکے ہیں
آپ ان کو تو بولنے دیتے ہیں میں اس کی وجہ نہیں سمجھا؟ - (مدخلت)

جناب اپسیکرہ۔ جی آپ بھی یوں۔

میر ظفر اللہ خان جمالی۔
اب میں کیا یوں...—

صابر صاحب۔ آپ مجھے کچھ بولنے دیں گے؟...—

میر صابر علی بلوچ۔ آپ کس قاعدہ کے تحت یوں رہے ہیں؟

انوں نے آپ کو اجازت نہیں دی۔.... (قطعہ کلایاں)

میر محمد ہاشم شاہوانی۔

جناب اپسیکر اچونکہ یہ

مسئلہ اس نویست کا ہے۔ شاید اور مسائل ہو جائیں۔ جب تک کہ اس مسئلہ کا تدارک نہیں ہو جاتا۔ جناب والا امیری شیندی میں آیا ہے۔ کہ اس وقت تک تعیینی ادارے ہڑتاں پر رہیں گے۔ جب تک اس مسئلہ کا تدارک نہیں ہو جاتا۔ اس سے ہمارا تعلیمی نظام مکمل طور پر متاثر ہو گا۔ لہذا قتل

ہونے والے پیکچر کے لواحقین کے لئے سر دست کچھ معاوضہ دے دیں۔
میر سے خیال میں ملازمت کے علاوہ اس کا کوئی کاروبار نہیں تھا، ان کی
پشت پناہی کرنے والا اور بوجہ امتحانے والا کوئی نہیں لہذا اس
کے وزراء اور پکوں کے لئے تنخوا مقرر کر دی جائے۔

میر صابر علی ملوٹح

کس قاعدے کے تحت یہ کارروائی
ہو رہی ہے، جناب اسپیکر۔ آپ اس کو پریسیدنٹ میں۔

میر ظفر اللہ خاں جمالی

صابر صاحب کس
قالون کے تحت بول رہے ہیں۔ میر سے بھائی آپ بیٹھ جائیں۔ میں اس
تحریک کا (O-Mover) ہوں۔

Mir Sabir Ali Baloch There was no assurance

Mir Zafarullah Khan Jamali He is immature minister I

donot agree with him.

جناب اسپیکر۔ کاش آپ مجھے پہلے موقع دے دیتے۔

وزیر قانون و پارلیمنٹ امور۔

جناب اسپیکر۔ اس لفظ کی

روبارہ (Exception) سے میں (Repetation) لیتا ہوں۔ میں ایمڈ کرتا ہوں مجھے اس کی وضاحت نہ کرنا پڑے۔

بیسر ظفر اللہ خان جمالی۔

اچھا بھائی You are grown up

جناب اسپیکر۔ پچھلے چار پانچ دن میں تعلیمی اداروں پر یہ دوسرا دار ہے۔ اس سے پہلے بوجپستان یونیورسٹی کے واٹس چالنر پر حملہ لیدا گیا۔ اور کل پیشین کے تعلیمی ادارے میں پہ قاعہ پیش آیا۔ یعنی یونیورسٹی یوں سے لے کر کا لمح یوں تک اس کے علاوہ ہماری شنید میں آیا ہے شاید صحیح ہو یا غلط غالباً تمام اساتذہ اس کا مطالبہ کریں گے۔ کہ ان کو بھی تحفظ دیا جائے۔ اور میں سمجھتا ہوں ان کا یہ مطالبہ جائز ہے۔ لہذا اس سند کا تدارک کیا جائے۔ جناب والا! پچھلے سیشن میں پندرہ تاریخ کو کیونکہ پہ بھی اسی زمرے میں آتا ہے۔ جہاں امن و امان کا مسئلہ

ہے۔ جیسے ہمارے دوسرے ساتھیوں نے ہماں بھی گذارش کرتے ہیں۔ اگرچہ ہم اپنے بھی ہماں اور ہم پاٹلیم بھی کرتے ہیں۔ ہمارے موبہ میں ہے نسبت دیگر صوبوں کے حالات امن و امان کے لیکن ابھر ہیں۔ اور اس کے بہتر ہونے کا سہرا موجودہ حکومت کے سر ہے۔ مگر کچھ عرصہ سے اس میں رخنا اندازی ہو رہی ہے۔ اور دراڑیں پڑ رہی ہیں۔ کوئی کہتا ہے میرا وطن ہے۔ کوئی ملی انتہا پناپا ہتھے ہیں۔ حکومت جتن کر رہی ہے۔

چھلے آٹھ دنوں سے لوگ پریشان ہیں۔ جن حروڑ پر درزیں اور مشائیوں کی دکائیں بند ہیں۔ جناب والا اسرا کچھ امن و امان کے نامے میں آتا ہے۔ اور اس صحن میں صوابی حکومت میں سمجھتا ہوں کہ کوشش کر رہی ہے۔ لیکن اب تو کوئی شہر سے بہت کرپشین کے گنجان علاقے میں یہ واقع و قوع پذیر ہوا ہے۔ جیسے وزیر صاحب خود بنا کر باپ کی پاداش میں اس کے بیٹے مجرم کو پولیس پکڑ لے گئے ہے۔ اور پولیس اس مجرم کو جو اس قبیلے سے تلقن رکھتا ہے۔ پکڑنا پناپا ہتھی ہے۔ جو بھی ہوا ہے۔ اس سلسلے میں وزیر اعلیٰ صاحب کا ایک بیان آج اخبارات میں بھی تھا۔ میں سمجھتا ہوں۔ اس کا امدادا ہو جائے گا۔ مگر میں آئندہ

کے لئے گذارش کروں گا کہ جو بھی بات ہو اس کے متعلق اور امن و امان کے بارے میں اس ایوان میں غور و خوصی ہو سکتا ہے۔ ہم جیسے لوگ بھی کوئی اچھی تجاویز حکومت کو دے سکتے ہیں، جس سے بلوچستان میں امن و امان کی حالت بہتر ہو جائے گی۔

جناب اپیکر -

وزیر قانون کی یقین دہانی کے بعد

محرك اپنی تحریک پر زور نہیں دے رہے ہیں۔

(تحریک القاء پر زور نہیں دیا گی)

مسودہ قانون کبسرے، بلوچستان زرعی پیداواری منڈلوں کا مسودہ

قانون مصادر ۱۹۹۰ء

جناب اپیکر -

وزیر متعلقہ مسودہ قانون پیش کریں۔

سید عبدالحمد پاٹنمی۔ وزیر زراعت۔

میں بلوچستان زرعی

پیداواری منڈیوں کا مسودہ قانون مصادرہ ۱۹۹۰ء پیش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر۔
مسودہ قانون پیش ہوا۔

جناب اسپیکر۔
وزیر زراعت الگی تحریک پیش کریں۔

وزیر زراعت۔
میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔

بلوچستان زرعی منڈی کا مسودہ قانون مصادرہ ۱۹۹۰ء
کو بلوچستان اسمبلی کے قواعد انفصال کا مجرم یہ ۲۷۳، کے
قواعدہ نمبر ۸۲ کے مقتضیات سے مستثنی قرار دیا جائے۔

جناب اپسیکر۔

تحریک یہ ہے کہ۔

بلوچستان زرعی منڈیوں کے مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۰ء کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد القباط کا سمجھ ری ۳، ۱۹۷۷ء کے قواعدہ نمبر ۸۲ کے تقتضیات سے مستثنی قرار دیا جائے۔

میر ظفر اللہ خان جمالی۔

جناب والا! میں اس کی مخالفت

کرتا ہوں۔ اور گزارش ہے کہ اس کو متعلقہ مجلس قائمگر کے سپرد کیا جائے۔

نواب محمد اسلام ریسائی۔

جناب والا! میری بھی

گزارش ہے کہ اس بیان کو سینئنڈ نگ محیثی کے حوالے لیا جائے۔ تاکہ وہ اس پر غور و خوشن کر سکے۔

وزیر نزراuat۔

جناب والا! میری تو استدعا ہے کہ اس مسودہ

قالون کو جلد منظور کیا جائے اور اس تحریک کو منظور کیا جائے۔ کیونکہ یہ بہت اہم مسودہ قانون ہے۔ جس کا ذرا بھت اور زمینداروں سے تعلق ہے۔ اگر بحجز ممبر صاحب اسی پاہتے ہیں کہ اسے اسٹینڈنگ لجیٹ کے حوالے کیا جائے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب اپنیکر - منذکورہ مسودہ قانون اسٹینڈنگ لجیٹ کے حوالے کیا جاتا ہے۔

جناب اپنیکر اب اجلاس کی کارروائی تین بجے شام ۱۹ دسمبر ۹. دیک ملتوی کی جاتی ہے۔

(سدہ پہر پانچ بجکر پنچالیس منٹ پہ اسیلی کا اجلاس مورخہ اپریل ۱۹، ایک دیل نو ۱۹۹۸ء، رہروز پنج شنبہ) میں بجے تک کے لئے ملتوی ہرگی)